

محسنِ شیبانی حیات اور خدمات

toobaa-elibrary.blogspot.com

مولف

عثمان ابراہیم علی البوکری
لکچرر الفائنچ یونیورسٹی - طرابلس، لیبیا

مترجم

ڈاکٹر البوسفیان اصلاحی
شعبہ عربی - مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

محمد بن حسن شیبانی

حیات اور خدمات

مؤلف: عثمان ابراہیم علی ابوبکر

مترجم: ڈاکٹر ابوسفیان اصلاحی

پیشکش: طوبی ریسرچ لائبریری

toobaa-elibrary.blogspot.com

نام کتاب: محمد بن حسن شیبانیؒ حیات اور خدمات
مصنف: عثمان ابراہیم علی ابوبکر
لکچر الفناج یونیورسٹی، ٹراویس، لیویا
مسترجم: ڈاکٹر ابوسنیان اسلامی
شعبہ عربی۔ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ
اشت اڈل: ستمبر ۱۹۹۹ء
ناشر: مصنف
قیمت: 25/-
مطبع: لیتو کھر پرنٹرس، علی گڑھ
کاتب: مجیب اللہ فزقانی

ملنے کا پتہ:

ایجوکیشنل بک ہاؤس، اے، ایم، یو مارکیٹ۔ علی گڑھ

toobaa-elibrary.blogspot.com

فہرست

۵	مقدمہ
۷	تمہید
۷	محمد بن حسن شیبانیؒ کے عہد کے سیاسی اور علمی حالات
	پہلا باب
۱۱	حیات۔ محمد بن حسن شیبانیؒ
۱۱	۱۔ نام اور کنیت
۱۲	۲۔ حسب و نسب
۱۲	۳۔ نشو و نما
۱۳	۴۔ اخلاق و عادات
۱۳	۵۔ علمی مقام
۱۵	۶۔ جرح اور تعدیل میں آپ کا مقام
۱۷	۷۔ منصب قضا، پرفائز ہونا اور سلاطین کے تعلق آپ کا موقع
	دوسرا باب
۲۶	محمد بن حسن شیبانیؒ۔ علی پہلو
۲۶	۱۔ شیوخ
۳۶	۲۔ تلامذہ
۳۷	۳۔ وفات

تیسرا باب

محمد بن حسن شیبانی۔ علی سرگرمیاں

- ۱۔ محمد بن حسن کی کتابوں کی اہمیت اور ان کے قاصد پر ان کے اثرات ۴۰
- ۲۔ بنیادی مصادر سے استفادہ ۴۱
- ۳۔ تالیفات محمد بن حسن ۴۲

چوتھا باب

الجامع الصغیر۔ ایک مطالعہ

- ۱۔ صحت کتاب ۴۵
- ۲۔ صحت عنوان ۴۵
- ۳۔ سبب تالیف ۴۵
- ۴۔ مصادر کتاب ۴۶
- ۵۔ کتاب کا علمی مقام ۴۶
- ۶۔ الجامع الصغیر کا اسلوب ۴۷

بسم الله الرحمن الرحيم

مقدمہ

الحمد لله الذی خلق الانسان وعلمه البیان وزین قلبا العقل
وشرفه بالایمان والصلوة والسلام علی اشرف المرسلین وعلی الہ
الطاہرین۔

دنیا کے پاس ایسا کوئی بھٹل دایت نہیں تھا جس سے جہالت کی تاریکیاں
دور کی جاسکتیں اور یہی لوگوں کو ایسا کوئی آپ نزال میسر تھا جس سے امراض
قلب کا علاج کر سکتے تھے اور یہی کی انہی تاریکیوں میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم
کتاب دایت کے ساتھ شریف لائے۔ چنانچہ بہت سے لوگوں نے آپ کی دعوت
پر لبیک کہہ کر تہ اہل دستیں داخل ہوئے کا شرف حاصل کیا، ایسے لوگوں
کو دو گنے اجر سے نوازا گیا۔ دنیا میں انہیں استحکام بخشا گیا، اور ان کے انتظام و اقتدار
میں وسعت و فراخی پیدا کی گئی۔ دور اول میں ایسے بے شمار علماء پیدا ہوئے جنہوں
نے صداقت و دیانت سے دین اسلام کو امت مسلمہ تک پہنچایا، دشمنان
اسلام کی ہزیمت کے لئے علم کا ہر کھلے ہوئے اور کلام رسول کا ایک بڑا ذخیرہ
امت مسلمہ کے لئے یکجا کر دیا۔ اور آپ کے کھمبے ہوئے اقوال و احکام کو ایک لازمی
میں پر دیا، اور اسے اپنی زبان و بیان کے توسط سے سامعین کے حضور پیش کیا،
اور فضائل سینوں میں جھینٹنے کی تدوین کی۔ یہ وہ علماء کرام تھے جنہوں نے اپنی
تمام تر توانائی اور جوانی جگر کوڑا و اسلام میں صرف کر دیا، اور انہیں صلی اللہ علیہ
وسلم کے چھوٹے ہوئے اس مقدس فریضہ کی ادائیگی سے ایک طرف انہوں نے
اپنے رب کی خوشنودی حاصل کی اور دوسری طرف اپنے ضمیر کو مطمئن کیا۔

ہر زمانے میں علماء کرام اور امت اسلام کے طیرت مند حضرت قرآن کریم اور
اصول شریف کے پاس ہی اسی طرح یہ مقدس فریضہ انجام دیتے رہے اور شاعت

اسلام کے لئے نبی جان سے وعدہ خداوندی پر قائم ہے، آئندہ تدریس مکتب کو اپنا رہنما قرار دیا اور آخری وقت تک صبر و خیریت کا دامن ان کے ہاتھ سے چھوٹا۔ یہ وہ بے مثال علمائے حق تھے جو مستقل غلبہ حق کے لئے آواز بلند کرتے رہے اور عوام ان کو کوعت حق دیتے رہے۔ زندگی کے دن پورے ہونے کے بعد اس دنیا سے رخصت ہو کر رحمت ایزدی کے زیر سایہ قیام پذیر ہو گئے۔

مالیہ العسیر کے مصنف محمد بن حسن شیبانی (متوفی ۱۸۰ھ) کا تعلق بھی ایسے ہی نامور روزگار علمائے کرام سے تھا، انھوں نے زبردست خدمات انجام دیں اور ان کی خدمات کا فیض ناقابل قیاس جاری و ساری رہے گا، فقہ اسلامی پر غور و خوض اور اجتہاد کا سلسلہ و دیوبہ باقی رہے گا اور فقہاء محمد بن حسن شیبانی کی فقہی بصیرت کا رجحان اختلاف کوس کے بلکہ مختلف مسائل میں انھیں محمد بن حسن شیبانی ہی کی طرف رجوع کرنا پڑے گا۔ مستقل فقہی دنیا امام شیبانی کی شکرگزار رہے گی، خداوند مقدس سے دعا ہے کہ وہ امام شیبانی، علمائے اہل حق اور ان کے راست پر چلنے والے علمائے خلف کو جزائے خیر سے نوازے اور امت مسلمہ کو توفیق دے کہ وہ ان علمائے کرام کے کاموں کو قدر و منزلت کی نظر سے دیکھے جنھوں نے دین اسلام کی اشاعت میں اپنی پوری زندگی لگا دی اور دین اسلام کے جواہر امت مسلمہ کے ہاتھوں میں بجا دیئے۔ اللہ سے ان کے لئے دعا ہے کہ ان کی قربان کو انوارِ ازل سے بھر دے۔

علمائے کرام کے حق کی ادائیگی اور توجہ بہترین ذرائع سے نزدیک ہے کہ کئی ان کی حیات و خدمات کا تعارف لوگوں کے سامنے پیش کر دوں اور میرٹوں کو انھوں نے دین و ملت کی تبلیغ و اشاعت، تفکیک و تدوین اور تفسیر و توحید میں کیے گئے منتخبات طے کئے اور ان تمام راستوں کی مسدود کرنے کی ہر ممکن کوشش کی کہ جن سے دین اسلام کو خطرات لاحق ہونے کے اندیشے تھے، بالخصوص فقہ اسلامی میں نمایاں کردار ادا کئے، فقہ اسلامی کی ایک ایسا ذریعہ جس سے امت حق حیات کا اندازہ لگایا جاتا ہے اور فقہ اسلامی کی علاج حیات کا نسخہ کہمیا ہے۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
عثمان ابراہیم علی ابو بکر

تمہید محمد بن حسن شیبانی کے عہد کے سیاسی اور علمی حالات

۱۰۰ھ میں مذکور ہے کہ جب کے روز چھ روزہ (۱۲۳ھ) کو اہل الباس اسفاح نے غلبہ کیا، اور منصور کو اپنا مکرار کیا، منصور ورجہ ثابت قدم تھے۔ عت ان حکومت کو نبھانے سے قبل گروشن روزگار نے انھیں مختلف آزمائشوں میں ڈالا۔ اور انقلابات زمانہ نے انھیں ہر طرح سے آزمایا۔ سخاوت و فیاضی ان کا شیعہ تھی۔ اسی لئے انھیں ۶۰۰ھ میں ان اس کہ باہا بنا ہے، وہ ملکی انتظامات و انہر اہات میں اپنی مثال آپ تھے اور لوگوں پر خوشخوار شیر کے مانند حملہ کرتے تھے۔ منصور کے بعد محمدی آئے، جن کے ہاتھوں پر عوام نے ۱۵۰ھ میں بیعت کی وہ اپنے عہد کے بڑے صاحب فضل شمار کئے جاتے تھے۔ جب انھیں ایک ہزار دینار دیئے گئے تو اسے انھوں نے تقسیم کر دیئے۔ والد کی چھوٹی بیوی تمام دولت کو لوگوں میں لٹا دیا۔ انھوں نے غلام کا انکار کیا اور بچہ کی راہوں پر بڑے ہوئے پردوں کو کھپ کیا۔ قتل و غارتگری کا قلع و قمع کیا، مظلومین کی دستگیری کی، علماء اور فضلا کو اعزاز و اکرام عطا کئے اور ان کے ساتھ علم و ہنر و بازی کے برتاؤ کے۔ آپ کے بعد آپ کی بیٹے الہادی باللہ تخت نشین ہوئے لیکن ان کی حکومت صرف ایک سال تین ماہ و ۱۰ روز رہی اور ۱۵۰ھ میں ان کا انتقال ہو گیا۔

۱۰۰ھ ابن ابی ظہار بنی الباس احمد بن حسن الموت بنی النعمین: ص ۱۹، ج ۱، البیہ ۲۵
۱۰۰ھ البیہ: ص ۳۱۔ ۱۰۰ھ البیہ: ص ۲۵۔

اس کے بعد زمام خلافت ہارون رشید بائیں کے ہاتھوں میں پہنچی ہے، ان کے عہد حکومت میں خلافت ان کی کرم فرمائیں، ان کے عدل و انصاف اور ان کی انکساریت سے وابستہ رہی، وہ اپنے ملک کے علما کی زیارت کرتے، مثلاً مالک بن انس، سفیان بن عیینہ اور بے شمار دیگر علما، کرام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وہ پابندی کا ایک سال حج بیت اللہ کو جاتے اور دوسرے سال حجاز جنگ کے لئے نکلا جاتے۔ ہارون رشید کا تعلق اہل علم سے تھا، وہ ادب کا سافت سمجھ لائق رکھتے تھے، شعر کہنے اور نہایت اچھے انداز میں اشعار پڑھتے تھے۔

خلافت میں ہارون رشید نے براہ کرم قتل کر دیا تھے ہارون رشید کا مشہور خراسان کی اندلس میں توسل پر انتقال ہوا۔ اس کے بعد خلافت ہارون رشید کے بیٹے امین کے ہاتھوں منتقل ہوئی۔ لیکن بہت دنوں تک برقرار نہ رہ سکی، کیونکہ اسے قتل کر دیا گیا تھے۔

خلافت عباسیہ کے پہلے مرحلے وجودِ بائیں کی خلافت، تک جاتا ہے، میں ایک چیز جو واضح طور پر نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ اس میں علم و فن کی خوب نشو و نما ہوئی، اسی طرح خلافت عباسیہ کا سیاست میں بھی ایک خاص رنگ تھا، اس حیثیت سے جو متاثر ہے کہ اس عہد میں ایرانی تہذیب و تمدن کے کافی اثرات رہے، ایک حد تک حریت فکر کا بول بالا ہوا۔ ہر طبقہ مستر کے لئے فکر و خیالات کا چرچا ہونے کے انقلابات اور کوششوں کے ساتھ ساتھ اس عہد کی شاعری اور فنِ شکاری میں تبدیلیاں آئی رہیں۔ یہ عہد اس لحاظ سے بھی متاثر ہے کہ وفات کے تمام عربی زبان میں ہونا شروع ہوئے، نیز تمام سرکاری خط و کتابت عربی میں ہونے لگی، یعنی ایک ایسی زبان کا خاتمہ ہوا اور عربی کا چال چلن ہوا۔ اس طرح دیکھا جائے تو یہ عہد ایسی خصوصیات کا حامل تھا کہ جس کے پہلے اور بعد کے عہدوں میں

۱۔ الخراسان میں ۳۰۶ھ - ۳۲۰ھ - ۳۲۱ھ - ۳۲۲ھ - ۳۲۳ھ - ۳۲۴ھ - ۳۲۵ھ - ۳۲۶ھ - ۳۲۷ھ - ۳۲۸ھ - ۳۲۹ھ - ۳۳۰ھ - ۳۳۱ھ - ۳۳۲ھ - ۳۳۳ھ - ۳۳۴ھ - ۳۳۵ھ - ۳۳۶ھ - ۳۳۷ھ - ۳۳۸ھ - ۳۳۹ھ - ۳۴۰ھ - ۳۴۱ھ - ۳۴۲ھ - ۳۴۳ھ - ۳۴۴ھ - ۳۴۵ھ - ۳۴۶ھ - ۳۴۷ھ - ۳۴۸ھ - ۳۴۹ھ - ۳۵۰ھ - ۳۵۱ھ - ۳۵۲ھ - ۳۵۳ھ - ۳۵۴ھ - ۳۵۵ھ - ۳۵۶ھ - ۳۵۷ھ - ۳۵۸ھ - ۳۵۹ھ - ۳۶۰ھ - ۳۶۱ھ - ۳۶۲ھ - ۳۶۳ھ - ۳۶۴ھ - ۳۶۵ھ - ۳۶۶ھ - ۳۶۷ھ - ۳۶۸ھ - ۳۶۹ھ - ۳۷۰ھ - ۳۷۱ھ - ۳۷۲ھ - ۳۷۳ھ - ۳۷۴ھ - ۳۷۵ھ - ۳۷۶ھ - ۳۷۷ھ - ۳۷۸ھ - ۳۷۹ھ - ۳۸۰ھ - ۳۸۱ھ - ۳۸۲ھ - ۳۸۳ھ - ۳۸۴ھ - ۳۸۵ھ - ۳۸۶ھ - ۳۸۷ھ - ۳۸۸ھ - ۳۸۹ھ - ۳۹۰ھ - ۳۹۱ھ - ۳۹۲ھ - ۳۹۳ھ - ۳۹۴ھ - ۳۹۵ھ - ۳۹۶ھ - ۳۹۷ھ - ۳۹۸ھ - ۳۹۹ھ - ۴۰۰ھ

یہ چیزیں نظر نہیں آتیں۔ اس طرح یہ امتیازات اس عہد کی ایک مستقل حیثیت کی ضمانت ہیں۔ اس لئے اس عہد کو پہلا سنہ اور کرکنا مناسب ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک دولت عباسیہ کی شان و شوکت اور اس کی تہذیب و ثقافت کا جامہ دو بول رہا ہے۔

سیاسی اعتبار سے خلافت عباسیہ سیادت و قیادت کی حامل تھی، اس کا مکمل نافذ کرنے پر پوری طرح قادر تھی اور وسیع و عریض علاقوں پر پھیل ہوئی تھی۔ اس عہد میں بڑے مقتدر اور با اثر خلفاء، گزرے ہیں۔ وہ پوری طرح اس بات پر قادر تھے کہ حکومت کی بنیادوں کو جو بنیادوں پر رکھیں اور حکومت پر طبعی کے انگریزوں کے حملوں کو ناکام بنادیں۔

علمی اعتبار سے بھی خلافت عباسیہ کو ایک نمایاں حیثیت حاصل ہے چنانچہ ابوجعفر منصور کے زمانے میں دوسری زبانوں کے علوم کے منتقل کرنے کا سلسلہ شروع ہوا اور یہ سلسلہ ان کے بعد بھی جاری رہا۔ اس کا نتیجہ یہ سامنے آیا کہ بے شمار فارسی اور ہندی کی کتابوں کے عربی میں ترجمے ہوئے یہی وجہ ہے کہ اس عہد کے علماء کی صلاحیتوں کا علوم عربیہ، علوم شریعہ، زبان، تاریخ، فقہ، حدیث اور دیگر علوم میں غیر معمولی اضافہ ہوا۔ اور ان علوم میں ان کی فوقیت کے مظاہر نظر آنے لگے۔ ذکرہ علوم کی تدوین میں بڑی بڑی برکت آئی تھی۔

خلافت عباسیہ میں عوام کو بھی ہر طرح کی سہولیات اور امن و سکون حاصل تھے۔

۱۔ الخراسان میں ۳۰۶ھ - ۳۲۰ھ - ۳۲۱ھ - ۳۲۲ھ - ۳۲۳ھ - ۳۲۴ھ - ۳۲۵ھ - ۳۲۶ھ - ۳۲۷ھ - ۳۲۸ھ - ۳۲۹ھ - ۳۳۰ھ - ۳۳۱ھ - ۳۳۲ھ - ۳۳۳ھ - ۳۳۴ھ - ۳۳۵ھ - ۳۳۶ھ - ۳۳۷ھ - ۳۳۸ھ - ۳۳۹ھ - ۳۴۰ھ - ۳۴۱ھ - ۳۴۲ھ - ۳۴۳ھ - ۳۴۴ھ - ۳۴۵ھ - ۳۴۶ھ - ۳۴۷ھ - ۳۴۸ھ - ۳۴۹ھ - ۳۵۰ھ - ۳۵۱ھ - ۳۵۲ھ - ۳۵۳ھ - ۳۵۴ھ - ۳۵۵ھ - ۳۵۶ھ - ۳۵۷ھ - ۳۵۸ھ - ۳۵۹ھ - ۳۶۰ھ - ۳۶۱ھ - ۳۶۲ھ - ۳۶۳ھ - ۳۶۴ھ - ۳۶۵ھ - ۳۶۶ھ - ۳۶۷ھ - ۳۶۸ھ - ۳۶۹ھ - ۳۷۰ھ - ۳۷۱ھ - ۳۷۲ھ - ۳۷۳ھ - ۳۷۴ھ - ۳۷۵ھ - ۳۷۶ھ - ۳۷۷ھ - ۳۷۸ھ - ۳۷۹ھ - ۳۸۰ھ - ۳۸۱ھ - ۳۸۲ھ - ۳۸۳ھ - ۳۸۴ھ - ۳۸۵ھ - ۳۸۶ھ - ۳۸۷ھ - ۳۸۸ھ - ۳۸۹ھ - ۳۹۰ھ - ۳۹۱ھ - ۳۹۲ھ - ۳۹۳ھ - ۳۹۴ھ - ۳۹۵ھ - ۳۹۶ھ - ۳۹۷ھ - ۳۹۸ھ - ۳۹۹ھ - ۴۰۰ھ

۲۔ الخراسان میں ۳۰۶ھ - ۳۲۰ھ - ۳۲۱ھ - ۳۲۲ھ - ۳۲۳ھ - ۳۲۴ھ - ۳۲۵ھ - ۳۲۶ھ - ۳۲۷ھ - ۳۲۸ھ - ۳۲۹ھ - ۳۳۰ھ - ۳۳۱ھ - ۳۳۲ھ - ۳۳۳ھ - ۳۳۴ھ - ۳۳۵ھ - ۳۳۶ھ - ۳۳۷ھ - ۳۳۸ھ - ۳۳۹ھ - ۳۴۰ھ - ۳۴۱ھ - ۳۴۲ھ - ۳۴۳ھ - ۳۴۴ھ - ۳۴۵ھ - ۳۴۶ھ - ۳۴۷ھ - ۳۴۸ھ - ۳۴۹ھ - ۳۵۰ھ - ۳۵۱ھ - ۳۵۲ھ - ۳۵۳ھ - ۳۵۴ھ - ۳۵۵ھ - ۳۵۶ھ - ۳۵۷ھ - ۳۵۸ھ - ۳۵۹ھ - ۳۶۰ھ - ۳۶۱ھ - ۳۶۲ھ - ۳۶۳ھ - ۳۶۴ھ - ۳۶۵ھ - ۳۶۶ھ - ۳۶۷ھ - ۳۶۸ھ - ۳۶۹ھ - ۳۷۰ھ - ۳۷۱ھ - ۳۷۲ھ - ۳۷۳ھ - ۳۷۴ھ - ۳۷۵ھ - ۳۷۶ھ - ۳۷۷ھ - ۳۷۸ھ - ۳۷۹ھ - ۳۸۰ھ - ۳۸۱ھ - ۳۸۲ھ - ۳۸۳ھ - ۳۸۴ھ - ۳۸۵ھ - ۳۸۶ھ - ۳۸۷ھ - ۳۸۸ھ - ۳۸۹ھ - ۳۹۰ھ - ۳۹۱ھ - ۳۹۲ھ - ۳۹۳ھ - ۳۹۴ھ - ۳۹۵ھ - ۳۹۶ھ - ۳۹۷ھ - ۳۹۸ھ - ۳۹۹ھ - ۴۰۰ھ

حیات - محمد بن حسن شیبانیؒ

- ۱۔ نام اور کنیت
۲۔ حسب و نسب
۳۔ تشو و نسا
۴۔ اطلاق و عادات
۵۔ علمی مقام
۶۔ جرح اور تعدیل میں آپ کا مقام
۷۔ منصب قضائے فائز ہو نا اور سلاطین کے متعلق آپ کا موقع

حیات۔ محمد بن حسن شیبانی

۱۔ نام اور کنیت

نام: محمد بن الحسن بن قرق الاشعری قریباً بن شیبان کے آزاد کردہ غلام تھے اور ایک قول کے مطابق محمد بن الحسن بن عبد اللہ بن مروان۔
کنیت: ابو عبد اللہ۔

- [illegible]

محمد بن حسن خوش مزاج تھے، آداب علم کے آراستہ تھے، اور مختلف مکاتب فکر سے استفادہ کیا۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ میں نے کسی مسئلہ کے متعلق کسی سے دریافت کیا تو اس نے اس مسئلہ میں محمد بن حسن کا حوالہ ضرور پیش کیا۔
وہ اکثر کہا کرتے تھے کہ میں نے محمد بن حسن سے طرح طرح کی عقل، فقہ، زہاد، پارسہ و گار و تعلیم کو نہیں پایا۔ امام ابو جعفر سے روایت ہے کہ محمد کی طرف نظر اٹھانے والا ہر شخص مندرجہ ذیل گناہوں میں سے کسی ایک یا کئی گناہوں کے ساتھ ساتھ وہ حدود پر حاصل تھے، صاحب زبان، اپنے ہاں راستوں پر قائم رہنے والے، حد و بیہودہ، صفات ستودہ کے مالک، مہذب اور غیر معمولی عقلمند تھے۔

۵۔ علمی مقام

کثرت روایت اور آراء کے سلسلے میں محمد بن حسن کا بلند مرتبہ ہے۔ اور امام دلال کے علوم پر بھی آپ کی گہری نظر تھی، آپ کے احادیث آپ کو قدر کی نظر میں دیکھتے تھے۔

ذہبی کا خیال ہے کہ عراق میں ابو یوسف کے بعد علم فقہ کے تمام حدود آپ پر جا کر ختم ہو چکے ہیں، مختلف ائمہ نے آپ سے علم فقہ کی تعلیم حاصل کی، اور آپ صاحب تصانیف ہیں اور آپ کا شاگرد علماء میں ہوتا ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ سے دریافت کیا گیا کہ مشکل ترین مسائل کا علم آپ کو کہاں سے حاصل ہوا؟ تو انہوں نے کہا کہ محمد بن حسن کی کتابوں سے ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی قسمت محمد بن حسن

سے بنائی ہے، میں ان سے مستقل مسائل کو نہایت سنا تھا۔ وہ مزید لکھتے ہیں کہ میں محمد بن حسن سے زیادہ قرآن حکیم کا علم رکھنے والا کسی کو نہیں پایا۔ ایسا محسوس ہوتا کہ قرآن انہی پر نازل ہوا ہے، یہ تمام چیزیں ان کی جلال شان پر شہادت پیش کرتی ہیں۔
عسلی بن یحییٰ ان کا قول ہے کہ ان سے پوچھا گیا کہ ابو یوسف بڑے فقیہ ہیں یا احمد؟ تو انہوں نے کہا کہ ان دونوں کی کتابوں سے نصیحت حاصل کرو، میں محمد زیادہ بڑے فقیہ ہیں۔ محمد بن حسن جس وقت کو فرقہ کی مسجد میں بیٹھے تھے وہ اس وقت بیس سال کے تھے۔

ہجرت اور تعدیل میں آپ کا مقام

حنبل بن اسحاق سے روایت ہے کہ میں نے احمد بن حنبلؒ سے سنا کہ وہ فرما رہے تھے کہ ابو یوسف حدیث میں منصف تھے، ابو حنیفہ اور محمد بن حسن اکثر کے خلاف تھے۔
اور دارقطنی نے کہا کہ میرے نزدیک محمد سے بے نیازی ممکن نہیں ہے اور سائی کا خیال ہے کہ ان کی روایت کر وہ حدیث ضعیف ہے، امام شافعیؒ نے حدیث حنبلؒ میں محمد بن حسن کو بہت قرار دیا ہے اور محمد بن حسن کے متعلق کہا جا رہا ہے کہ وہ غیر معمولی ذہین اور حدیث عقل مند، بلند مرتبہ اور کثرت سے تلاوت کرنے والے تھے۔

امام شافعیؒ کا کہنا ہے کہ کسی سلسلہ میں محمد بن حسن جیسا کہ میں نے کسی سے نہیں سنی ہے۔ یہ ان کے سلسلے میں محمد بن حسن کے متعلق ایک دوسری شہادت ہے کہ میں ان کی خدمت میں دس سال گزارے اور ان سے بیشمار باتیں سن کر واپس

۱۔	بلوغ اللامانی، ص ۲۲۔	۲۔	مقدودہ الافیض الکبیر، لم یطبع الجامع الصغیر۔
۳۔	لکھنوی، ص ۳۷۔	۴۔	مناقب الامام ابی یوسف و اصحابہ، ص ۵۸۔
۵۔	بلوغ اللامانی، ص ۵۰۔	۶۔	مناقب ابی حنیفہ و اصحابہ، ص ۵۹۔
۷۔	مناقب ابی حنیفہ، ص ۲۵۴/۲۔		

ہوا، اگر وہ اپنی سطر سے گھٹنکو کرتے تو وہ پائیں ہماری فہم سے بالاتر ہوتیں۔ لیکن وہ ہماری فہم کے مطابق گھٹنکو کرتے تھے، امام شافعیؒ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ان کے کسی مسئلہ کے متعلق دریافت کیا، انھوں نے اس مسئلہ کا جواب دیا تو اس آدمی نے کہا کہ اس مسئلہ میں فقہاء کا آپ سے اختلاف ہے اس پر امام شافعیؒ نے کہا کہ کیا تم نے محمدؐ کے علاوہ بھی کسی فقہ کو دیکھا ہے؟ یہ وہ شخصیت ہے جس کی ظہیر بنی مشکل ہے اور ہم نے مسائل کے باب میں استاذین شخص نہیں دیکھا تھے۔

محمد بن سماعہ مروی ہے کہ عیسیٰ بن ابان بن صدقہ کا تب ہمارے ساتھ نماز ادا کرتے تھے اور بیش اقصیٰ اکثر محمد بن حسن کے یہاں آنے کے لئے آوازیں لگاتا۔ اور وہ کہتے تھے کہ یہ لوگ ہماری مخالفت کرتے ہیں چنانچہ انھوں نے ایک دن غازیہؒ ہمارے ساتھ ادا کی اور یہ دن محمد بن حسن کی مجلس کا تھا۔ میں نے عیسیٰ بن ابان بن صدقہ کا تب کو مجلس میں بٹھایا جب امام محمد بن حسن مجلس سے فارغ ہوئے تو میں نے کہا کہ کیا آپ کے پیغمبر ہیں، انھیں میں آپ کی خدمت میں بلاتا ہوں تو آپ نے اسے اٹھا کر کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ لوگ حدیث میں میری مخالفت کرتے ہیں تو محمد بن حسن نے کہا کہ تم ہمارے خلاف گواہی اس وقت تک نہ دوتی کہ اس حدیث کو محمد بن حسن لو جس کے متعلق وہ لوگ مخالفت کرتے ہیں۔ اس کے بعد عیسیٰ نے ان سے مجلس حدیث کے متعلق سوالات پوچھے۔ تو انھوں نے ان اُمادیث کے متعلق وضاحت کی اور دلائل و شواہد دیتے ہوئے ان میں سے نتائج اور وضاحت کی طرف بھی اشارہ کیا اور جب ہم اٹھے تو عیسیٰ نے کہا کہ اب تک میرے اور دشمنی کے مابین دیوار مائل تھی لیکن اب ختم ہو گئی، پھر وہ ان کے رخصت ہونے تک ان کے ساتھ ساتھ چلتے۔

۱۔ مناقب ابی حنیفہ ۱۵۶/۲

۲۔ مناقب ابی حنیفہ ۱۵۶/۲

۳۔ مناقب ابی حنیفہ ۱۵۶/۲

toobaa-elibrary.blogspot.com

۴۔ منصب قضا پر فائز ہونا اور مسلمانین کے متعلق آپ کا موقف:

محمد بن سماعہ سے روایت ہے کہ جبکہ محمد بن حسن مسلمانین سے ملے جیلے رہتے تھے اسی لئے جب شہر رقیہؒ کے منصب قضا کے لئے کسی قاضی کے متعلق ابو یوسفؒ ابوعبید بن براہیمؒ سے مشورہ کیا گیا تو انھوں نے کہا کہ اس کے لئے محمد بن حسن سے مناسب کوئی شخص نہیں ہو سکتا۔ اگر آپ لوگوں کو ضرورت ہو تو انھیں کوثر سے بلا لیں۔ محمد بن سماعہ نے کہا کہ لوگوں نے محمد بن حسن کے نام کی تجویز کو پسند کیا، چنانچہ آنے کے بعد ابو یوسفؒ کے پاس گئے اور کہا کہ کہیں آپ نے میرا نام اس کے لئے تجویز کیا؟ تو انھوں نے کہا کہ رقیہؒ کے قاضی کے متعلق لوگوں نے مجھے مشورہ کیا تو میں نے آپ کا نام نامی پیش کیا۔ اور اس سے میرا ایک خاص مقصد یہ تھا کہ اب تک اللہ نے ہمارے اس علم کو کوثر، بعصرہ اور تمام مشرق کے علاقوں میں منتشر کیا اور اب میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ علم اللہ تعالیٰ آپ کے توسط سے اس علاقہ میں عام کرے۔

اور اس کے بعد تمام شامی علاقوں تک پہنچے۔ اس کے بعد محمد نے کہا کہ میرے دل میں اس کی عزت ہے، اگر اس شخص رو سے مجھے نامزد کیا گیا ہے اس کے بعد ابو یوسفؒ نے کہا کہ یہی ایک وجہ ہے کہ میں کی بنا پر بڑے لوگوں اس منصب کے لئے آپ کا نام پیش کیا۔ پھر انھوں نے سوار ہوئے تو کہا۔ اس طرح دونوں حضرت عیسیٰ بن خالد بن ربیع کے پاس پہنچا اور ابو یوسفؒ نے عیسیٰ سے کہا کہ یہ محمد بن حسن ہیں جس کی وجہ سے تمہاری شان و شوکت قائم ہے۔ اس طرح مستقل محمد بن حسن مضطرب رہے یہاں تک کہ رقیہؒ کے منصب قضا پر انھیں متعین کیا گیا۔ یہی کاغذیال ہے کہ عیسیٰ بن حنیفہؒ ابو یوسفؒ اور محمد بن حسن کے مابین فساد کا سبب بنی۔ ان کے دور قضا کے باب میں ملی می سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ محمد بن سماعہؒ نے میں

۵۔ رقیہ شہر شہر چھڑا ہے فزات کے شرابی اسلحہ ہوا ہے اور اس کا دھران کے کلبین بنان دن کا سفارت ہے اس کی مزید معلومات کے لئے دیکھئے: نجم الدین ۵۶۳-۵۶۴۔

۶۔ مناقب ابی حنیفہ و صاحب الذہبی ص ۵۵۵۔

جایا کر میں نے محمد بن علی بن معبد سے سنا جنھوں نے اپنے والد سے سنا کہ میں ”رقہ“ کیا اس وقت وہاں کے قاضی محمد بن حسن تھے میں ان کے دروازے پر کھڑا ہوا اور ان کے اہل عبادت انگ کران سے میں چھپ گیا اور لٹیرے ہوئے دو ہاں سے واپس آگیا اور ایک مدت تک ”رقہ“ میں سکونت پذیر رہا لیکن ان کے پاس نہیں گیا۔ اس اثناء ایک دن راتے میں میں نے دیکھا کہ ایک قاضی کے لباس میں وہ اپنی سوار کی پر سوار ہیں مجھے دیکھ کر میرے پاس آئے اور مجھے کہہ گئے کہ اور مجھے ایک شخص کے سپرد کیا کہ وہ مجھے ان کے گھر تک پہنچا دے۔ اپنے گھر میں بیٹھنے کے بعد انھوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ وہ کون کی چیز ہے جس نے تم کو میرے پاس آئے ہے باز کہہ کر مجھے یہ اطلاع ملی چکی تھی کہ تم یہیں ہو۔ میں نے کہا کہ آپ اپنے بیٹے آیا تو محتال لیکن آپ سے چھپ گیا۔ یہ چیز انھیں بہت ناگوار گزری اور کہا کہ اگر تم اس نے تم کو چھپایا یا یہ کہتے پر مجھے گمان ہو کہ وہ شاید چھپانے والے کو سزا دینا چاہتے ہیں تو میں نے انھیں اس شخص کے متعلق نہیں بتایا۔ انھوں نے مجھ سے کہا کہ جب تم نے ایسا کیا ہی نہیں ہے تو ان تمام لوگوں پر امتداد کرتا ہوں اور اس کے بعد انھوں نے تمام لوگوں کو دعا میں دیں اور کہا کہ تمہارے متعلق بلو محمد کو میں باخبر نہیں کروں گا کہ تم نے مجھ سے جواب کیا تھا اس کے بعد میں آپ کے پاس برابر آیا کرتا تھا یہاں تک کہ ان کے پردے کے پاس تک پہنچ جاتا اور گلا مسات کر کے سلام کرتا تو محمد بن حسن فرماتے کہ آؤ اندر آ جاؤ لیٹے

ذکر وہ بالا واقعہ سے یہ واضح ہے کہ وہ حکمران نہیں تھے بلکہ وہ عوام کے ساتھ خوش مزاج اور کشادہ دلی سے خوش آتے۔ اور جو عجب کا ذکر ہے تو یہ ایک انتظامی معاملہ تھا جس کا سلسلہ اموی سے عباسی دور تک چلتا رہا۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ لوگ تہجد سے پردہ کیا کرتے تھے۔

محمد بن حسن سلاطین اور بااثر لوگوں کے اثرات و رسوخ سے ہرگز خوف نہیں

کہا کرتے تھے حکومت عباسیہ کے سب سے دور اور ہارون الرشید کے عصر اقتدار میں جو لوگ دار القضاہ اور دارالافتاء سے ایک طرف ملت کے لئے روک دیا گیا۔ ایسا اس لئے کیا گیا کہ انھوں نے طاہری کی پناہ کے سلاطین اپنا واضح نقطہ نظر پیش کیا تھا جو تاریخ ابن جریر طبری اور کتاب العمیر میں مختلف اسناد کے مختلف طریقوں سے مذکور ہے۔ بطور مثال کتاب العمیر میں سے یہ چیز نقل کی جا رہی ہے۔ ابو عبد اللہ نے کہا کہ عمر بن ابراہیم مغربی نے ہمیں خبر دی کہ انھوں نے کہا کہ قاضی ابو بکر نے ہم سے بیان کیا۔ انھوں نے کہا کہ ہم سے احمد بن حنبلہ نے بیان کیا۔ انھوں نے کہا کہ ہم سے ابو ہریرہ نے بیان کیا۔ انھوں نے کہا کہ ہم سے عبد اللہ بن عمر نے بیان کیا۔ انھوں نے کہا کہ ہم سے یحییٰ بن عمر بن محمد بن حسن نے بیان کیا۔ انھوں نے کہا کہ ہم سے محمد بن ساعدہ نے بیان کیا۔ انھوں نے کہا کہ میں نے محمد بن حسن کو کہتے ہوئے سنا کہ جب ہارون رشید ”رقہ“ آیا تو مجھے طلب کیا گیا اور میں اس کے پاس گیا وہاں حسن بن زیاد ابو بختری وہب بن وہب آپ ابو یوسف کے انتقال کے بعد قاضی القضاہ تھے موجود تھے میرے سامنے وہ امان پیش کی گئی جسے یحییٰ بن عبد اللہ بن حسن ابن حسین بن علی بن ابی طالب لے گیا وہ لنگھی گئی تھی میں نے اسے پڑھنے کے بعد اللہ کے مصلحت سے اور اپنے آخرت کو ترجیح دی اور بتایا کہ یہ ایک موکلہاں ہے جس کے قورٹے کی کوئی سیسل نہیں ہے۔ (ابن ابی العوام کی روایت طحاوی کے لفظوں میں اس طرح ہے۔ طاہری شہادت زور زور سے کہہ رہا تھا اس کے سر پر گھٹکھ پلے بال تھے اور ہاتھ تلوار صی اٹھا لیے لوگوں کو یہ اطلاع دے رہا تھا کہ ہارون نے اسے امان عطا کی ہے) چنانچہ ہارون نے تقریباً ۷۰ ماہ میرے ہاتھ سے لے کر حسن بن زیاد کے سپرد کیا اور انھوں نے اسے بطور امان اور نہایت پست آواز میں کہا کہ یہاں رہے۔ ہارون نے ان کے ہاتھ سے بھی چھین کر ابو بختری کو دیا۔ انھوں نے اسے پڑھ کر بتایا کہ مجھے اس کی امید نہیں تھی اور میں ذاتی طور پر اس معاہدے سے خوش نہیں ہوں۔ کیونکہ یہ ایک برائیت ہے۔ یہی ہے جس نے عساکر قورٹہ والا مسلمانوں کے خون بہا ہے اور یہ کیا دیکھا۔ اس لئے اس شخص کے لئے کوئی امان نہیں ہے۔ اس کے بعد اپنا ہاتھ

اپنے غزوہ تک لگے، اس صورت حال کا میں مشاہدہ کر رہا تھا، اسے میں انھوں نے چاقو کاٹا اور امان کے کاغذ کے دو حصے کر دیئے اور اسے خادم کو سپرد کرنے کے بعد رشید کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ میں اسے ہلائی، قتل کروں گا اور اس کا خون میری گردن پر ہے۔ محمد بن حسن نے کہا کہ تم لوگ مجلس سے چلے گئے تو رشید کا اپنی میر سپاس آیا اور مجھے بتایا کہ رشید دو ٹوکونی فتویٰ دوں اور انہی کوئی حکم صادر کر لیں اور دوسری روایت میں ہے کہ عبدالرحمن بن ہروی کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کے لئے فتویٰ دیں، اس کی صورت حال سے گزر رہا تھا کہ رشید ام جعفر کے پاس گیا، وہ دیکھ کر میری طرف متوجہ ہوئیں اور ان کے انداز سے مجھے معلوم ہوا کہ مجھے فتویٰ دینے سے منع کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ اس مسئلہ پر انھوں نے ہارون رشید سے بات کی تو اس نے مجھے اجازت دیدی کہ محمد بن حسن نے کہا کہ ابھی تک رشید ہارون رشید کے گھر میں تھے۔ ورنہ اسنا مجھے ابوبختر پر حیرت ہوئی کہ وہ حاکم ہیں اور وہ ان چیزوں کا فتویٰ دیتے ہیں جن سے میں روکتا ہوں۔ اور ان کی گردن پر ایک مسلم خلع کا خون ہے، اس پر انھوں نے چاقو کے کمرلہ کیا تھا جو ان کے غزوہ میں جنتی تھا۔ محمد بن حسن نے کہا کہ اس وقت رشید نے جنت کو قتل نہیں کیا تھا، وہ خود ایک مدت کے بعد جیل میں انتقال کر گیا اور دوسرا قول یہ ہے کہ رشید نے اسے قتل کیا تھا۔

محمد بن سماعہ نے ایک حدیث روایت کی ہے کہ اس واقعہ کے بعد رشید محمد بن حسن سے قریب ہو گئے اور ان سے مل کر انھیں قاضی القضاۃ بنا کر اپنے ساتھ وری لے گئے، جہاں پر ان کا انتقال ہوا۔ ابو بکر عی نے ایک حدیث میں فرمایا کہ جس وقت محمد بن حسن نے صحت امان کا فتویٰ صادر کیا تو ابوبختر نے اس کے قتل کے اعلان کیا اور اپنے لئے اس کے خون کو جائز قرار دیا۔ تو بختر بن عبد اللہ طائی نے کہا کہ ابوالمؤنین! آپ کے مفتی محمد بن حسن ہیں اور ان کا فتویٰ ایک خاص مقام پر

اور میری امان کے باب میں بھی ان کا موقف درست ہے۔ جب کہ ابوبختر ہی آپ سے اسے قتل کرنے کے لئے کہتا ہے اس شخص کے متعلق اور اس کے فتویٰ کے باب میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جبکہ اس کے والد مدینہ میں طبل تپا تھے۔

اور بختر نے بھی کہا کہ ابو بکر اعناقی نے نہیں خبر دی، ابو جعفر طائی سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ ابو عبد اللہ احمد بن سہل ہارونی نے نہیں بختر بن عبد اللہ بن حسن ابن حسن کی ایک حدیث کے حوالے سے بتایا۔ انھوں نے موسیٰ بن عبد اللہ بن موسیٰ بن عبد اللہ بن الحسن بن الحسن سے روایت کی۔ انھوں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن بن القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق سے روایت کی کہ انھوں نے کہا کہ رشید موجود تھا اور ہارون الرشید اور محمد بن حسن کے تمام معاملات کا میں نے خود مشاہدہ کیا اور مزید یہ کہ ابوبکر محمد بن حسن نقل رہے تھے تو زار و قطار رو رہے تھے تو میں نے ان سے کہا کہ ابو عبد اللہ کیا آپ سر کے زخم کی وجہ سے رو رہے ہیں؟

ہارون رشید نے انھیں دوات سے مارا تو ان کے سر میں چوٹ آگئی، یہ عباد خدا اس وقت پیش آیا جب کہ انھوں نے مجلس میں ہارون رشید کی خواہش کے علی الرغم فتویٰ دیا۔ خون ان کے چہرے اور کپڑوں پر سہرا تھا، اور ہارون نے ان سے کہا کہ اس کی وجہ سے یہ اقدام اور دیگر ایسے اقدامات ہمارے خلاف کے جائیں گے اور تم اور ہمارے دیکھ لو کہ میرے خلاف غلط فہمیاں بلند کر دیں گے۔ تو محمد بن حسن نے کہا کہ بخدا اس کی وجہ سے میں نہیں رو رہا ہوں بلکہ مجھے اپنے ضعف و مجاہدہ پر ناز رہا ہے۔ تو میں نے ان سے پوچھا کہ اگر وہ آپ کی کنایہ میموری ہے؟ جب کہ آپ اس سطح ارض پر ایک ایسے بلند مقام پر کھڑے ہیں کہ جہاں تک کسی اور کی رسائی ممکن نہیں تو اس پر محمد بن حسن نے کہا کہ میرے لئے سزاوار تھا کہ جس وقت ابوبختر جو چمکے کہ ہارون تھا اس وقت کا دل کہ اس سے میں پوچھتا کہ یہ تم کہاں سے

کہرے ہر جہاں تک کو لالہ کی روشنی میں اس کے فتنی کے فساد کو داغ کرنا تھا
 ابن ابوالعوام کی سند میں محمد ساعدی سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ ہارون
 نے محمد بن حسن کی کتابوں کا جائزہ لینے کے لئے کہا۔ اس خوف سے کہ ان میں کوئی
 ایسا مواد تو نہیں جو طبع کو لینا دے پر آمادہ کر دے، تو محمد نے مجھے کہہ کالے ابو جعفر
 رضی اللہ عنہما ان سعادان کے ساتھ اس کام میں مصروف تھے صرف اللہ ہی معاملہ میں
 کافی ہے، میں چاہتا ہوں کہ تم میرے گھر پر میری کتابوں کی حفاظت کے لئے آؤ تاکہ
 ان میں ایسی کتابوں کو نہ ڈال دیا جائے جو ان میں شامل نہیں تھیں۔ چنانچہ میں نے
 ان کے حکم کی تعمیل کی اور جب میری کتابوں کا جائزہ لینے کے بعد اس میں کچھ نہیں
 ملا، پھر ایک مجموعہ کے جو حضرت علیؓ کے فضائل پر مبنی تھا اسے ہارون رشید نے کر
 آئے اور کہا کہ ہمارے پاس اس سے کہیں زیادہ ہے۔ علیؓ دیئے کہہ کر میں نے
 بظاہر تنقید کو سنا کہ وہ اسے بظاہر بنی سے بیان کر رہے تھے اور وہ محمد بن حسن سے
 اور انھوں نے اس میں اتنا امتناؤ کیا کہ ہارون محمد بن حسن کی جانب متوجہ ہوا اور
 کہا کہ وہ ان سے مجھ میں نے خود نہیں لکھا ہے بلکہ کسی سے لکھوایا، تو تمہارا
 اس شخص کے متعلق کیا خیال ہے؟ جس نے خود کو نہیں لکھا بلکہ کوئی دوسرے
 سے لکھوایا ہو، یہ سننے کے بعد محمد نے کہا کہ اگرچہ یہ نزدیک عام شخص کی جانیت سے
 آئی ہے لیکن وہ باطل میں شریک نہیں سمجھا جائے گا۔ کیونکہ اس نے اسے اپنی
 مرضی سے اپنا ہی نہیں دیا ہے۔ اور اگر بادشاہ ہے تو وہ باطل میں شریک تصور کیا
 جائے گا کیونکہ بادشاہ کا ہر فرمان اس کے حکم کی سے صادر ہوتا ہے۔ یہ سننے کے بعد ہارون
 رشید غصہ و غضب میں بھر گیا اور چونکہ اس کا بس چلا وہ اس نے کیا۔
 محمد بن حسن جب دوبارہ منصب قضا پر مجبور ہوا تو اس نے کہا کہ جو میری کو

لے۔ برج افغانی میں سن ۱۱۶۷ھ / ۱۷۵۴ء / ۱۷۳۲ء / ۱۷۱۰ء / ۱۶۹۸ء / ۱۶۸۰ء / ۱۶۶۲ء / ۱۶۴۴ء / ۱۶۲۶ء / ۱۶۰۸ء / ۱۵۹۰ء / ۱۵۷۲ء / ۱۵۵۴ء / ۱۵۳۶ء / ۱۵۱۸ء / ۱۵۰۰ء / ۱۴۸۲ء / ۱۴۶۴ء / ۱۴۴۶ء / ۱۴۲۸ء / ۱۴۱۰ء / ۱۳۹۲ء / ۱۳۷۴ء / ۱۳۵۶ء / ۱۳۳۸ء / ۱۳۲۰ء / ۱۳۰۲ء / ۱۲۸۴ء / ۱۲۶۶ء / ۱۲۴۸ء / ۱۲۳۰ء / ۱۲۱۲ء / ۱۱۹۴ء / ۱۱۷۶ء / ۱۱۵۸ء / ۱۱۴۰ء / ۱۱۲۲ء / ۱۱۰۴ء / ۱۰۸۶ء / ۱۰۶۸ء / ۱۰۵۰ء / ۱۰۳۲ء / ۱۰۱۴ء / ۹۹۶ء / ۹۷۸ء / ۹۶۰ء / ۹۴۲ء / ۹۲۴ء / ۹۰۶ء / ۸۸۸ء / ۸۷۰ء / ۸۵۲ء / ۸۳۴ء / ۸۱۶ء / ۷۹۸ء / ۷۸۰ء / ۷۶۲ء / ۷۴۴ء / ۷۲۶ء / ۷۰۸ء / ۶۹۰ء / ۶۷۲ء / ۶۵۴ء / ۶۳۶ء / ۶۱۸ء / ۶۰۰ء / ۵۸۲ء / ۵۶۴ء / ۵۴۶ء / ۵۲۸ء / ۵۱۰ء / ۴۹۲ء / ۴۷۴ء / ۴۵۶ء / ۴۳۸ء / ۴۲۰ء / ۴۰۲ء / ۳۸۴ء / ۳۶۶ء / ۳۴۸ء / ۳۳۰ء / ۳۱۲ء / ۲۹۴ء / ۲۷۶ء / ۲۵۸ء / ۲۴۰ء / ۲۲۲ء / ۲۰۴ء / ۱۸۶ء / ۱۶۸ء / ۱۵۰ء / ۱۳۲ء / ۱۱۴ء / ۹۶ء / ۷۸ء / ۶۰ء / ۴۲ء / ۲۴ء / ۶ء

لے۔ برج افغانی میں سن ۱۱۶۷ھ / ۱۷۵۴ء / ۱۷۳۲ء / ۱۷۱۰ء / ۱۶۹۸ء / ۱۶۸۰ء / ۱۶۶۲ء / ۱۶۴۴ء / ۱۶۲۶ء / ۱۶۰۸ء / ۱۵۹۰ء / ۱۵۷۲ء / ۱۵۵۴ء / ۱۵۳۶ء / ۱۵۱۸ء / ۱۵۰۰ء / ۱۴۸۲ء / ۱۴۶۴ء / ۱۴۴۶ء / ۱۴۲۸ء / ۱۴۱۰ء / ۱۳۹۲ء / ۱۳۷۴ء / ۱۳۵۶ء / ۱۳۳۸ء / ۱۳۲۰ء / ۱۳۰۲ء / ۱۲۸۴ء / ۱۲۶۶ء / ۱۲۴۸ء / ۱۲۳۰ء / ۱۲۱۲ء / ۱۱۹۴ء / ۱۱۷۶ء / ۱۱۵۸ء / ۱۱۴۰ء / ۱۱۲۲ء / ۱۱۰۴ء / ۱۰۸۶ء / ۱۰۶۸ء / ۱۰۵۰ء / ۱۰۳۲ء / ۱۰۱۴ء / ۹۹۶ء / ۹۷۸ء / ۹۶۰ء / ۹۴۲ء / ۹۲۴ء / ۹۰۶ء / ۸۸۸ء / ۸۷۰ء / ۸۵۲ء / ۸۳۴ء / ۸۱۶ء / ۷۹۸ء / ۷۸۰ء / ۷۶۲ء / ۷۴۴ء / ۷۲۶ء / ۷۰۸ء / ۶۹۰ء / ۶۷۲ء / ۶۵۴ء / ۶۳۶ء / ۶۱۸ء / ۶۰۰ء / ۵۸۲ء / ۵۶۴ء / ۵۴۶ء / ۵۲۸ء / ۵۱۰ء / ۴۹۲ء / ۴۷۴ء / ۴۵۶ء / ۴۳۸ء / ۴۲۰ء / ۴۰۲ء / ۳۸۴ء / ۳۶۶ء / ۳۴۸ء / ۳۳۰ء / ۳۱۲ء / ۲۹۴ء / ۲۷۶ء / ۲۵۸ء / ۲۴۰ء / ۲۲۲ء / ۲۰۴ء / ۱۸۶ء / ۱۶۸ء / ۱۵۰ء / ۱۳۲ء / ۱۱۴ء / ۹۶ء / ۷۸ء / ۶۰ء / ۴۲ء / ۲۴ء / ۶ء

سے ان کے اور ہارون رشید کے بائیں موجود تمام اختلافات رفع ہو گئے اور وہ بادشاہ
 اور امیر کے اثرات کے باوجود اپنے موقف پر قائم رہے اور ان سے قربت کے باوجود اپنے
 زہد و تقویٰ کے محافظ بنے رہے اور ان کی اطاعت و فرمانبرداری کے راستے کے متعلق
 کو کبھی قریب نہ آنے دیا۔ یہ ایک دوسرا واقعہ جس سے میری باتوں میں مزید وزن پیدا
 ہوتا ہے جسے میں نے کتب التہذیب میں نقل کیا ہے۔ علی دیئے کہ ہارون رشید نے
 ابو حازم سے، انھوں نے زکریا بن محمد سے، انھوں نے محمد بن ساعدی سے روایت کی کہ
 انھوں نے بتایا کہ ہم محمد بن حسن کے ساتھ ہارون الرشید کے گھر میں تھے، اسی دوران
 ہارون رشید ہم لوگوں کے پاس آیا، تو تمام لوگ اس کی طرف رخ کر کے کھڑے ہو گئے
 پھر محمد بن حسن کے کہہ اپنی جگہ سے نہ اٹھے، ہارون رشید ان کی طرف دیکھنے لگا، چنانچہ
 جب وہ داخل ہوا تو تمام لوگوں کے سامنے انھیں بائیں سے حکم دیا، تو میں نے محمد بن
 ساعدی اپنے دل میں کہا کہ وہ تمام لوگوں کو یہاں سے ہٹانا چاہتا ہے تاکہ ان کے
 کھڑے نہ ہونے پر انھیں سزا دے سکے۔ جب ہارون رشید کے پاس سے محمد بن حسن
 واپس آئے تو میں بھی ان کے ساتھ ان کے گھر تک گیا اور ان کی خیریت دریافت
 کی تو انھوں نے کہا کہ جب میں اس کے پاس گیا تو اس نے مجھ سے کہا کہ میں بنی
 قصاب کے جنگجو کو قتل کرنا چاہتا ہوں اور ان کے تمام لوگوں کو مٹا دینا چاہتا
 ہوں میں نے اس سے دریافت کیا کہ امیر المؤمنین، انھیں آپ کیوں کرنا چاہتے ہیں؟
 جب کہ عمر بن الخطابؓ نے اسی صورت میں ان سے کہہ کر ان کو مٹا دینا چاہا تھا
 اس نے مجھ سے کہا کہ کوفہ نے ان سے صرف اس بنا پر صلح کی تھی کہ وہ اپنے بچوں کو
 پتھر میں نہیں لٹکیں گے لیکن انھوں نے اپنے بچوں کو رگڑتھیں کی دھیرے دھیرے اس
 ان سے نکل گئے تو میں نے اس سے کہا کہ اپنے بچوں کو پتھر میں رگڑنے کے بعد بھی انھیں
 لے انھیں ہمارے دیئے، تو اس نے یہ دلیل دی کہ اگرچہ ان کو پناہ دینا کسی شرط کے دیئے
 تھی۔ پھر اس نے مجھ سے کہا کہ عمرؓ نے ان سے جنگ کا ارادہ صرف اس لئے ترک
 کر دیا تھا کہ ان کی مدت بہت محدود تھی۔ میں نے اس سے کہا کہ مدت ضرور محدود

تھی لیکن آپ کے بعد دو عادل امام آئے جن کی مدت حکومت بہت طویل رہی چنانچہ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ نے ان پر کبھی جھڑپا نہ کیا۔ ان میں سے ایک پر اس نے یہ دلیل دی کہ ان دونوں حضرات نے لیفر کسی شرط کے ان سے صلح کی تھی اور اس کے بعد مجھ سے اس نے کہا کہ یہاں سے نکل جاؤ۔

ابن عساکر کے طریقے سے سمیری نے اپنی روایات میں کچھ اضافہ کیا ہے۔ ہارون رشید نے مجھے پوچھا کہ تم کو انگریز کہا کرتے تو گوں کے ساتھ کھڑے نہیں ہوتے؟ میں نے کہا کہ مجھے یہ چیز ناگوار گزرتی ہے کہ میں اس طبقہ سے باہر نکل آؤں جس میں تم نے مجھے شامل کیا ہے۔ مسئلہ تم مجھے اہل علم میں شمار کرتے ہو، اس لئے یہ چیز نریب نہیں دیتی کہ اس طبقہ سے نکل کر خدا کے طبقہ میں شامل ہو جاؤں جو اہل علم میں شامل نہیں ہیں۔ تمہارے چچا زاد بھائی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کہا کہ جو یہ چاہے کہ لوگ اطاعت میں اس کے لئے کھڑے ہو جائیں تو وہ اپنا حکم نہ جیتھیں بنائے گا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علماء سے بھی کہا لیکن اگر کوئی شخص حق کی بات اور اس بادشاہ کے اعدائے کے لئے کھڑا ہوتا ہے جو دشمن کے لئے خطرناک ہے تو کوئی حرج نہیں اور جو صرف سنت کی اتباع میں بیٹھتا رہا تو یہ ان کے لئے باعث نریب و آرائش ہے۔

اس پر ہارون رشید نے کہا کہ آپ نے درست فرمایا۔

مذکورہ تمام باتوں سے راہِ حق پر ان کی استقامت اور استقلال کا اندازہ ہوتا ہے، مسلمان اور نصاریٰ سے ان کا برابر کا تعلق رہا، باطل کا پردہ فاش کرنے میں ان کا موقع بالکل نمایاں ہوتا، باطل کے راستے میں کوئی دشوار ترین منزل آتی تو اس میں کسی نرمی اور مہانت کا ثبوت نہ دیتے، علم اور دین کی خدمت کے لئے ان کے اندر بہت سچا جذبہ تھا۔

دوسرا باب

محمد بن حسن شیبانیؒ — علمی ہرلو

۱۔ شیوخ

۲۔ تلامذہ

۳۔ وفات

آپ حبیبِ چودہ سال کے ہوئے تو ابوہریرہؓ کی مجلس میں حاضر ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اتفق فی الدین کا شیعہ بنا دیا اور اس کے بعد قرآن کریم حفظ کیا۔ جیسا کہ علم کے لئے انھوں نے ابوہریرہؓ کے علاوہ دوسرے خود کو وابستہ کر لیا۔ پھر سال تک تنہا

لے ابوہریرہؓ کی مجلس

تے ابوہریرہؓ کی مجلس میں حاضر ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اتفق فی الدین کا شیعہ بنا دیا اور اس کے بعد قرآن کریم حفظ کیا۔ جیسا کہ علم کے لئے انھوں نے ابوہریرہؓ کے علاوہ دوسرے خود کو وابستہ کر لیا۔ پھر سال تک تنہا

ابوہریرہؓ کی مجلس میں حاضر ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اتفق فی الدین کا شیعہ بنا دیا اور اس کے بعد قرآن کریم حفظ کیا۔ جیسا کہ علم کے لئے انھوں نے ابوہریرہؓ کے علاوہ دوسرے خود کو وابستہ کر لیا۔ پھر سال تک تنہا

محمد بن حسن شیبانیؒ علمی پہلو

۱۔ شیعہ

محمد بن حسن نے پہلے شام اساتذہ سے فقہ، حدیث، زبان اور عربی کی تعلیم حاصل کی۔ سب سے پہلے انھوں نے قرآن کریم حفظ کیا۔ عربی زبان اور روایت کے دروس میں حاضر ہونے لگے۔ اس وقت کو وہ علوم عربیہ کا گہوارہ تھا اور حدیث و فقہ کا مرکز تھا۔ تحصیلِ علم کے لئے انھوں نے بہت روپے خرچ کئے اور بیہوشی جفا کشی سے کام لیا۔ اور حصولِ علم کے لئے کافی وقت صرف کیا۔ محمد بن حسن فرماتے ہیں کہ میرے والد نے کس ہزار روپے چھوڑا تھا جس میں سے ہزار روپے میرے حصولِ نحو اور شریعت خرچ کئے اور ہزار روپے ہزار روپے اور فقہ پر لگا دیئے۔ انھوں نے خود کو طے کئے بالکل وقت کر دیا تھا۔ ابنِ ساعق فرماتے ہیں کہ انھوں نے اپنے نامی و خیالی سے کہا کہ تم لوگ مجھ سے زیادہ ضروریات کے متعلق سوالات مت کرنا کہ تم کو یہ کہ تم لوگوں نے مجھے ابھار کر رکھ دیا ہے اور اپنی ضروریات کو میرے وکیل سے حاصل کیا کہ تم کو یہ کہ اس نے مجھے دنیا سے بلے نیا کر دیا ہے اور اسی نے میری بیاہر کر دی کہ تم کو یہ کہ اس نے مجھے دنیا سے بلے نیا کر دیا ہے اور اسی نے

جس شخص کا علم ہے اتنا گہرا لگاؤ ہو تو ضروری ہے کہ اس کی علمی کاوشیں رنگ لائیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے علم کے واسطے استغفار کے مواقع عنایت کئے۔ آمین

لے ابوہریرہؓ کی مجلس میں حاضر ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اتفق فی الدین کا شیعہ بنا دیا اور اس کے بعد قرآن کریم حفظ کیا۔ جیسا کہ علم کے لئے انھوں نے ابوہریرہؓ کے علاوہ دوسرے خود کو وابستہ کر لیا۔ پھر سال تک تنہا

ابوہریرہؓ کی مجلس میں حاضر ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اتفق فی الدین کا شیعہ بنا دیا اور اس کے بعد قرآن کریم حفظ کیا۔ جیسا کہ علم کے لئے انھوں نے ابوہریرہؓ کے علاوہ دوسرے خود کو وابستہ کر لیا۔ پھر سال تک تنہا

حدیث کے شیوخ

مدینہ کے باب میں ان کے اہم شیعہ کا ذکر مع حالات کے نقطہ نظر سے ذکر کیا جائے گا۔

ابو حنیفہ عثمان بن ثابت ماسامیل بن ابی خالد احمری، سفیان بن سعید ثوری،
مسعود بن کلام، مالک بن مغزل قیس بن ایدع، عزن بن ذر، کثیر بن عامر، ابوبکر بن شریک عبد اللہ بن
قحطاف، یحییٰ بن عمر، یحییٰ بن ابی علی، عبد الرحمن بن عبد اللہ بن یحییٰ السعودی،
اسد بن شریک بن یزید بن عثمان ابوالاحوص سلام بن سالم، لیث بن سعید بن معاویہ بن یزید بن معاویہ بن

بقیہ صفحہ گزشتہ صفحہ پر ذکر کردہ کتاب پر مرثیہ میں ان کا ایک ایسا مقام ہے کہ ان کی کھانیت کی تعداد چالیس تھی لیکن ان کا کفر یا کفر نہیں ان کی یہ عقائد اس طرح ہیں کہ کتاب اللہ اور کلام اللہ کا کلام فی الجملہ ان کتاب کا حصہ قرار دیا تو وہ ان کے مذہب میں معتدل ہو گیا تاہم یہ عقائد کے لئے جو عقائد میں ان کا انتخاب ان کے مذہب میں صریح ہے ۱۳۰۰-۱۳۰۱-۱۳۰۲-۱۳۰۳-۱۳۰۴-۱۳۰۵-۱۳۰۶-۱۳۰۷-۱۳۰۸-۱۳۰۹-۱۳۱۰-۱۳۱۱-۱۳۱۲-۱۳۱۳-۱۳۱۴-۱۳۱۵-۱۳۱۶-۱۳۱۷-۱۳۱۸-۱۳۱۹-۱۳۲۰-۱۳۲۱-۱۳۲۲-۱۳۲۳-۱۳۲۴-۱۳۲۵-۱۳۲۶-۱۳۲۷-۱۳۲۸-۱۳۲۹-۱۳۳۰-۱۳۳۱-۱۳۳۲-۱۳۳۳-۱۳۳۴-۱۳۳۵-۱۳۳۶-۱۳۳۷-۱۳۳۸-۱۳۳۹-۱۳۴۰-۱۳۴۱-۱۳۴۲-۱۳۴۳-۱۳۴۴-۱۳۴۵-۱۳۴۶-۱۳۴۷-۱۳۴۸-۱۳۴۹-۱۳۵۰-۱۳۵۱-۱۳۵۲-۱۳۵۳-۱۳۵۴-۱۳۵۵-۱۳۵۶-۱۳۵۷-۱۳۵۸-۱۳۵۹-۱۳۶۰-۱۳۶۱-۱۳۶۲-۱۳۶۳-۱۳۶۴-۱۳۶۵-۱۳۶۶-۱۳۶۷-۱۳۶۸-۱۳۶۹-۱۳۷۰-۱۳۷۱-۱۳۷۲-۱۳۷۳-۱۳۷۴-۱۳۷۵-۱۳۷۶-۱۳۷۷-۱۳۷۸-۱۳۷۹-۱۳۸۰-۱۳۸۱-۱۳۸۲-۱۳۸۳-۱۳۸۴-۱۳۸۵-۱۳۸۶-۱۳۸۷-۱۳۸۸-۱۳۸۹-۱۳۹۰-۱۳۹۱-۱۳۹۲-۱۳۹۳-۱۳۹۴-۱۳۹۵-۱۳۹۶-۱۳۹۷-۱۳۹۸-۱۳۹۹-۱۴۰۰-۱۴۰۱-۱۴۰۲-۱۴۰۳-۱۴۰۴-۱۴۰۵-۱۴۰۶-۱۴۰۷-۱۴۰۸-۱۴۰۹-۱۴۱۰-۱۴۱۱-۱۴۱۲-۱۴۱۳-۱۴۱۴-۱۴۱۵-۱۴۱۶-۱۴۱۷-۱۴۱۸-۱۴۱۹-۱۴۲۰-۱۴۲۱-۱۴۲۲-۱۴۲۳-۱۴۲۴-۱۴۲۵-۱۴۲۶-۱۴۲۷-۱۴۲۸-۱۴۲۹-۱۴۳۰-۱۴۳۱-۱۴۳۲-۱۴۳۳-۱۴۳۴-۱۴۳۵-۱۴۳۶-۱۴۳۷-۱۴۳۸-۱۴۳۹-۱۴۴۰-۱۴۴۱-۱۴۴۲-۱۴۴۳-۱۴۴۴-۱۴۴۵-۱۴۴۶-۱۴۴۷-۱۴۴۸-۱۴۴۹-۱۴۵۰-۱۴۵۱-۱۴۵۲-۱۴۵۳-۱۴۵۴-۱۴۵۵-۱۴۵۶-۱۴۵۷-۱۴۵۸-۱۴۵۹-۱۴۶۰-۱۴۶۱-۱۴۶۲-۱۴۶۳-۱۴۶۴-۱۴۶۵-۱۴۶۶-۱۴۶۷-۱۴۶۸-۱۴۶۹-۱۴۷۰-۱۴۷۱-۱۴۷۲-۱۴۷۳-۱۴۷۴-۱۴۷۵-۱۴۷۶-۱۴۷۷-۱۴۷۸-۱۴۷۹-۱۴۸۰-۱۴۸۱-۱۴۸۲-۱۴۸۳-۱۴۸۴-۱۴۸۵-۱۴۸۶-۱۴۸۷-۱۴۸۸-۱۴۸۹-۱۴۹۰-۱۴۹۱-۱۴۹۲-۱۴۹۳-۱۴۹۴-۱۴۹۵-۱۴۹۶-۱۴۹۷-۱۴۹۸-۱۴۹۹-۱۵۰۰-۱۵۰۱-۱۵۰۲-۱۵۰۳-۱۵۰۴-۱۵۰۵-۱۵۰۶-۱۵۰۷-۱۵۰۸-۱۵۰۹-۱۵۱۰-۱۵۱۱-۱۵۱۲-۱۵۱۳-۱۵۱۴-۱۵۱۵-۱۵۱۶-۱۵۱۷-۱۵۱۸-۱۵۱۹-۱۵۲۰-۱۵۲۱-۱۵۲۲-۱۵۲۳-۱۵۲۴-۱۵۲۵-۱۵۲۶-۱۵۲۷-۱۵۲۸-۱۵۲۹-۱۵۳۰-۱۵۳۱-۱۵۳۲-۱۵۳۳-۱۵۳۴-۱۵۳۵-۱۵۳۶-۱۵۳۷-۱۵۳۸-۱۵۳۹-۱۵۴۰-۱۵۴۱-۱۵۴۲-۱۵۴۳-۱۵۴۴-۱۵۴۵-۱۵۴۶-۱۵۴۷-۱۵۴۸-۱۵۴۹-۱۵۵۰-۱۵۵۱-۱۵۵۲-۱۵۵۳-۱۵۵۴-۱۵۵۵-۱۵۵۶-۱۵۵۷-۱۵۵۸-۱۵۵۹-۱۵۶۰-۱۵۶۱-۱۵۶۲-۱۵۶۳-۱۵۶۴-۱۵۶۵-۱۵۶۶-۱۵۶۷-۱۵۶۸-۱۵۶۹-۱۵۷۰-۱۵۷۱-۱۵۷۲-۱۵۷۳-۱۵۷۴-۱۵۷۵-۱۵۷۶-۱۵۷۷-۱۵۷۸-۱۵۷۹-۱۵۸۰-۱۵۸۱-۱۵۸۲-۱۵۸۳-۱۵۸۴-۱۵۸۵-۱۵۸۶-۱۵۸۷-۱۵۸۸-۱۵۸۹-۱۵۹۰-۱۵۹۱-۱۵۹۲-۱۵۹۳-۱۵۹۴-۱۵۹۵-۱۵۹۶-۱۵۹۷-۱۵۹۸-۱۵۹۹-۱۶۰۰-۱۶۰۱-۱۶۰۲-۱۶۰۳-۱۶۰۴-۱۶۰۵-۱۶۰۶-۱۶۰۷-۱۶۰۸-۱۶۰۹-۱۶۱۰-۱۶۱۱-۱۶۱۲-۱۶۱۳-۱۶۱۴-۱۶۱۵-۱۶۱۶-۱۶۱۷-۱۶۱۸-۱۶۱۹-۱۶۲۰-۱۶۲۱-۱۶۲۲-۱۶۲۳-۱۶۲۴-۱۶۲۵-۱۶۲۶-۱۶۲۷-۱۶۲۸-۱۶۲۹-۱۶۳۰-۱۶۳۱-۱۶۳۲-۱۶۳۳-۱۶۳۴-۱۶۳۵-۱۶۳۶-۱۶۳۷-۱۶۳۸-۱۶۳۹-۱۶۴۰-۱۶۴۱-۱۶۴۲-۱۶۴۳-۱۶۴۴-۱۶۴۵-۱۶۴۶-۱۶۴۷-۱۶۴۸-۱۶۴۹-۱۶۵۰-۱۶۵۱-۱۶۵۲-۱۶۵۳-۱۶۵۴-۱۶۵۵-۱۶۵۶-۱۶۵۷-۱۶۵۸-۱۶۵۹-۱۶۶۰-۱۶۶۱-۱۶۶۲-۱۶۶۳-۱۶۶۴-۱۶۶۵-۱۶۶۶-۱۶۶۷-۱۶۶۸-۱۶۶۹-۱۶۷۰-۱۶۷۱-۱۶۷۲-۱۶۷۳-۱۶۷۴-۱۶۷۵-۱۶۷۶-۱۶۷۷-۱۶۷۸-۱۶۷۹-۱۶۸۰-۱۶۸۱-۱۶۸۲-۱۶۸۳-۱۶۸۴-۱۶۸۵-۱۶۸۶-۱۶۸۷-۱۶۸۸-۱۶۸۹-۱۶۹۰-۱۶۹۱-۱۶۹۲-۱۶۹۳-۱۶۹۴-۱۶۹۵-۱۶۹۶-۱۶۹۷-۱۶۹۸-۱۶۹۹-۱۷۰۰-۱۷۰۱-۱۷۰۲-۱۷۰۳-۱۷۰۴-۱۷۰۵-۱۷۰۶-۱۷۰۷-۱۷۰۸-۱۷۰۹-۱۷۱۰-۱۷۱۱-۱۷۱۲-۱۷۱۳-۱۷۱۴-۱۷۱۵-۱۷۱۶-۱۷۱۷-۱۷۱۸-۱۷۱۹-۱۷۲۰-۱۷۲۱-۱۷۲۲-۱۷۲۳-۱۷۲۴-۱۷۲۵-۱۷۲۶-۱۷۲۷-۱۷۲۸-۱۷۲۹-۱۷۳۰-۱۷۳۱-۱۷۳۲-۱۷۳۳-۱۷۳۴-۱۷۳۵-۱۷۳۶-۱۷۳۷-۱۷۳۸-۱۷۳۹-۱۷۴۰-

پابندی کے ساتھ ان کے دھس میں حاضر ہوتے رہے اور ان کے انتقال کے بعد وہ فقہ کی تعلیم کی تکمیل کے لئے امام یوسف کی صحبت میں حاضر ہوتے۔^{۱۷} اور کچھ دہائیوں کے بعد

صفحہ گزشتہ کا بتیہ) ان کی حیات و وفات کے لحاظ سے دیکھئے: ۱) مناقب ابی سعید بن
وسامہ (۱۲) مناقب ابی حمزہ (۳) حقیقت ابی حمزہ مناقب ابی عقیل السمری (۱۳) ابی رزین
حیات و وفات و اولاد ابی رزین (۱۴) حیات ابی شریک العلوی (۱۵) حیات ابی سعید بن مسروق (۱۶) حیات
ص ۱۷) حیات ابی عبد اللہ الشریکی ص ۱۸) حیات ابی عبد اللہ الشریکی و اصحاب (۱۷) حیات
۱۸) تاریخ ائمہ (۱۹) حیات ابی عبد اللہ الشریکی (۲۰) حیات ابی عبد اللہ الشریکی (۲۱) حیات
لأنساب ابی عبد اللہ الشریکی (۲۲) حیات ابی عبد اللہ الشریکی (۲۳) حیات ابی عبد اللہ الشریکی (۲۴)
۲۵) حیات ابی عبد اللہ الشریکی (۲۶) حیات ابی عبد اللہ الشریکی (۲۷) حیات ابی عبد اللہ الشریکی (۲۸)

جنت اللہ الہی ص۔ ۱۰۔ البیروموت: یہ تعجب کیا براہیم بن حبیب لکھی کہ تلمیذ صالحی مسدود بنائے
کے خاندان سے ہے۔ وہ ۱۰۰۰ میں بغداد میں گرفتار پیدا ہوئے۔ انھوں نے ہشام بن عروہ -
ابو اسحاق شیبانی، سیلمانیہ بن اوزیر، بن اسحاق سے تعلیم حاصل کی۔ فقہیں ان کے شیروں
محمد بن عبد الرحمن بن ابی ابراہیم اور ابو جعفر بن ابی ہریرہ کے درجہ کے لوگوں کے لیے انھیں صرف ابو جعفر
کی پرہیزگاری تمام ترکوششیں حصولِ حق و عدل کے لیے توجہ سے پروا کران کے
خاندان کے لوگوں نے فقر و غلامی کی داستان کے ساتھ امام ابو جعفر کی خدمت میں حاضر
ہوئے اور شکایت کی کہ ہم فاجر کہہ دیے ہیں۔ اسی بنا پر ابو جعفر نے ان کے لئے راضی کا انتظام
کیا کہ جس پر ان کا گزارہ واقعات ہو سکے۔ اس امر صرف انھوں نے اپنی شاکر گوئی خدا اور صلاحت
کو دیکھتے ہوئے کیا تھا۔ البیروموت نے جو کہ منصب اقتدار پر فائز ہوئے۔ یہ غلیظہ باد کی کا عہد
تھا جس کی حکومت ۱۰۰۰ میں رہی۔ وہ لوگوں کے مابین نہایت عدل و نہایت کے ساتھ
فیصلہ دے رہے یہاں تک کہ اپنے ذاتی حقوق سے جانے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ وہ پہلے شخص ہیں
جنھیں قاضی اختلاف کے لقب سے نوازا گیا۔ فقہیں ان کی آواز کو قدر کی نظر سے دیکھا
جاتا ہے وہ عرصہ کے مدائن میں ان کی اور ان کے اہل ذریعہ میں بن فرق ان کا اہل حق ہے

بن خازم زفر بن ذریل اسماعیل بن ابراہیم نقل فیصل بن زفر و ان حسن بن عمار و انس بن ابی اسحاق سید بن عبد اللہ بن ابی الجاس ہمدانی جعفر بن یان صالح جعفر بن سید بن صید الطائی ، ابو قز و وہ بن عمارت ہمدانی احمد ابو زہرہ و علاء بن زہرہ

ملینہ

مالک بن انس : ابو عاصم از کے زبردست فقیر تھے ، اور وزیر ملینہ سخت کے جید عالم شمار کئے جاتے تھے جس الدین الذہبی کے مطابق فقیر ہدایت تھے ، ان سے بے شمار لوگوں نے حدیثیں روایت کیں تھیں انھوں نے کسی فتویٰ نہیں دیا جبکہ کچھ حدیثیں انھوں نے یہ شبہاؤدی کردہ فتویٰ دینے کے اہل نہیں ، انھوں اپنی زندگی کا ایک طویل حصہ رسول میں عورت کے ساتھ بسر کیا ، اور خلفائے میں خلفاء ارادون رشید کے دور میں ان کا انتقال ہو گیا ۔ آپ کی حدیثاں فقہ میں زبردست حلاوت کا ذکر امام شافعی نے ان لفظوں میں کیا ہے کہ علماء کا ذکر چھوڑنا تو مالک ان میں ستارہ کے مانند نظر آتے ، اور کوئی پھر اسانجام نہیں کتا جس نے مالک کو چھوڑ کر جوہر اختیار کیا ہو ، پھر پچھتایا نہ چھوڑے ، مغرب کے محدث و علماء نے ان سے استفادہ کے لئے ان کی حدیث میں حاضر ہوئے ، ان میں سب سے امام محمد بن حسن شیبانی اور امام شافعی کا لیا جاتا ہے ۔

امام مالک کے یہاں سفر کر کے جانا اور انہی کی زبانی موطا کی سماعت

جس وقت محمد بن حسن نے موطا کا مطالعہ شروع کیا تو عبد مدی کے اوائل ہی میں ان کی کئی مشہرت عام ہو گئی ، امام مالک کے پاس جانے کے بعد انھوں نے تین سال قیام

۱۔ تذکرۃ الحفاظ ۱۳۲۷ھ القدرت ۱۳۲۸ھ افتتاح السعاده ۲۰/۴ھ -

۲۔ الفتاویٰ اسلامیہ دارالافتاء دارالاحیاء فیہ جمعہ لیسعت موسیٰ ۱۳۳ھ -

۳۔ افتتاح السعاده ۲۰/۴ھ - ۴۔ بلوغ اللامانی ۱۰ھ -

کیا ، مجملہ جو مسند عمارت انھوں نے امام مالک سے سنی ان کی تعداد تقریباً سات سو تک پہنچتی ہے ، اس کی صحت کی تصدیق انہی سے روایت کردہ مختلف طرق سے ہوتی ہے ، اس سفر کی راستہ حدیث کے تمام شیوخ سے سنی گئی ، جن کا مقرب ذکر آئے گا اور ان شیوخ سے گذشتہ اصفا میں جو سامع حدیث میں اضافہ ہوئے اس کا بھی اندازہ ہو جائے گا ۔

موطا کی تقریباً پائیس روایات ایسی ہیں جس کی زیادتی اور کمی کے باب میں اختلاف پایا جاتا ہے ، جن میں سے بعض کی طوط و قطعی نے اپنے اس جز میں اشارہ کیا ہے جو فتاویٰ موطا کے اختلاف اور اتفاق پر مبنی ہیں محمد بن حسن کی روایت کردہ موطا بہترین موطا میں داخل ہے ، لیکن اسلوب کے لحاظ سے اوج نہیں ہے کہ یہ کمال انھوں نے تین سال کی مدت میں نہایت سست رفتار سے اس سادہ اس کی سماعت امام مالک کے الفاظ میں کی ، ابوہریرہ حدیث کے ذکر کرنے کے بعد وہ یہ بھی بتاتے ہیں کہ ان میں سے کئی احادیث کو عراقی فقہاء نے لیا ہے اور ان کی مخالفت کی ہے اور جن احادیث کی مخالفت کی گئی ہے وہ انھیں نہایت سنجیدگی سے پرستے اور ان پر خود کرنے کو مخالفت کے سبب کیا ہیں ، محمد بن حسن موطا کی سماعت کے بعد یہ سمجھتے تھے کہ کیا ان کی آراء میں کوئی ایسی چیز ہے جو کہ قابل قبول نہ ہو ، انھوں نے یہ کتاب الحجج - تابع کی چراہی حدیث کے خلاف دلائل کی حیثیت سے شہرہ دی ہے ۔

امام محمد بن حسن اور مذہب شافعی کی مخالفت و عداوت میں ان کے مخالفین و متعصبین نے بہت سے ناگوار قصے وضع کئے ، جن کا باجمہ علماء کرام کی زندگیوں اور انھوں نے امام مالک سے کوئی تعلق نہیں ہوتا ہے ، اور اللہ تعالیٰ بہت سے لوگوں کو درگزر کرنے والا ہے ۔

۱۔ بلوغ اللامانی ۱۰ھ - ۲۔ ایضاً ۱۱ھ -

۳۔ ایضاً ۱۳ھ - ۴۔ ان شبانی واقعات اور امام مالک بطریقہ تفتیح

کے لئے دیکھیے ، بلوغ اللامانی ص ۱۱-۱۲ -

ابو حیدر قاسم بن سلام البزری، عمر بن ابی عمرو الخوافی، محمد بن ساعد التمیمی، علی بن محمد بن شداد الدقی، یحییٰ بن منصور الرازی، ابوبکر بن ابی مقاتل، اسد بن القزاق، القیروانی، اردوان مذہب مالک، محمد بن مقاتل الرازی، ابن جریر الطبری، کشف الخبیث بن معین السطالی (رحمۃ اللہ علیہ) اور قندیل کے امام علی بن مسلم الطوسی، موسیٰ بن نصر الرازی، شہداء بن حکیم الباقی، الحسن بن حرب الدقاق، ابی جلیل، ابو العباس حمید، ابو التوبہ یحییٰ بن یافع الحلبی، حمید اللہ بن ابی عقیل البزری، ابو عبد الرحمن بن یزید الجری، مصعب بن عبد اللہ الزبیدی، ابویب بن الحسن التیسابوری، خلف بن ابویب الباقی، علی بن یحییٰ، عقیل بن عنبسہ، علی بن عمران، عمر بن ہبیر، یحییٰ بن اکثم، ابو عبد الرحمن المذہبی، مؤید آل شیبہ، ابو جعفر محمد بن محمد بن مہر بن القسوی، امام سے موطا کی روایت کی، شیبہ بن سلیمان الکلیسانی، امام سے الکلیسانیات کی روایت کی، علی بن صالح الجرجانی، امام سے الجرجانی کی روایت کی، اسماعیل بن قورہ القزوینی، امام سے السیر الکبریٰ کی روایت کی، ابوبکر بن راجح بن رحم الرازی، امام سے السنواری کی روایت کی، ابوبکر بن زکریا بن علی بن صالح الجرجانی، الحسن بن زکریا کی شامی شیعہ میں سے، ابوموسیٰ یحییٰ بن ابان البزری، جن سے "المجلع" علی بن ابی مدینہ سے "کی روایت کی گئی ہے، اور وہ کتاب المجلع الخیر اور کتاب المجلع علی بن مدینہ عنہ کے مولف ہیں۔ ان کے علاوہ کتاب المجلع البزری، کتاب المجلع الصغیر اور کتاب المجلع البزری والشافعی فی شرط قبول الاخبار کے مولف ہیں اور سفیان بن عیان البزری، کتاب الملل کے مصنف تھے، عیسیٰ ابن خضعیہ آپ کے تلامذہ میں شامل ہیں۔ یحییٰ بن ابان نے آپ سے فقہ کی تعلیم حاصل کی اور آپ کی شخصیت سے پوری طرح وابستہ ہو گئے تھے۔

اور بہت سے آپ کے معاصرین نے بھی آپ سے روایت کی ہے چنانچہ محمد بن عمر الرازی نے بھی آپ سے روایت کی ہے جس طرح کہ خود انھوں نے واقدی سے نقل کیا ہے۔

۱۔ اخبار ابی یوسف واسم ابیہ، ص ۱۲۸۔ ۲۔ ج ۱۔ تاریخ بغداد، ص ۱۰۔

کی ہے یہ وہ اس سلسلے کو ہمیں پریشان کرتا ہوں۔

وفات

ابی عروہ امیہ الخلیف کے مطابق محمد بن حسن کی وفات ۲۱۱ھ میں ہوئی کچھ لوگوں نے سہو کی بنیاد پر ۲۱۱ھ بتایا ہے متفقہ طور پر یہ اتفاق کیا جاتا ہے کہ ۲۱۱ھ میں آپ کا انتقال ہوا اور اس کے علاوہ الفیاض الخلیف اور دوسرے لوگوں نے جو ۲۱۱ھ بتایا ہے بھی درست نہیں ہے۔

اور احمدی نے روایت ہے کہ انھوں نے بتایا کہ ابراہیم بن عوف الخوی کے مطابق محمد بن حسن اور الکسانی دونوں شخصیتیں ایک ہی ساتھ بمقام "الری" ۲۱۱ھ میں اس دنیا سے تشریف لے گئیں، ان دونوں حضرات پر بارون الرشید نے اپنے تافرات کا اظہار ان منظور میں کیا ہے میں نے فقہ اور زبان عربی کو "الری" میں دفن کر دیا یہ اس سلسلے میں ایک قول یہ ہے کہ سچے محمد بن حسن کا انتقال ہوا اور اس کے دو دن بعد کسان کا اور ایک قول کے مطابق دونوں کا ایک ہی دن انتقال ہوا۔ والہ اعلم۔

مناقب الکریم بن زکریا کے محمد بن حسن کی تدفین "الری" کے قلعہ محرقہ میں عمل فرمائی، جو جبل حریک میں واقع ہے، جہاں سے ہشام بن محمد الرازی کا گھربت قریب ہے، اسی لئے برابر محمد بن حسن کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ کسان کا وطن "رحبہ" مگدول میں تھا، الرازی اور کسان کے گھر کے مابین چار فرسخ کی دوری ہے اور رشید کی فرج وہاں سے چار فرسخ پر ہے اس کے ایک جانب امام محمد کا قیام ہے اور دوسری

۱۔ تاریخ بغداد، ص ۱۰۔ ۲۔ ج ۱۔ تاریخ بغداد، ص ۱۰۔

۳۔ ج ۱۔ تاریخ بغداد، ص ۱۰۔ ۴۔ ج ۱۔ تاریخ بغداد، ص ۱۰۔

۵۔ ج ۱۔ تاریخ بغداد، ص ۱۰۔ ۶۔ ج ۱۔ تاریخ بغداد، ص ۱۰۔

۷۔ ج ۱۔ تاریخ بغداد، ص ۱۰۔ ۸۔ ج ۱۔ تاریخ بغداد، ص ۱۰۔

جانب امام کسا کی کا قیام ہے۔ اور یہیں سے ہارون رشید مہر قند کے رافع بن اللیث بن نصر بن سیار سے جنگ کرنے کے لئے گئے۔ وہیں نے اپنے جزیر میں یونس بن عبدالاعلیٰ ہے انھوں نے علی بن احمد سے اور انھوں نے داؤدی سے جس کے مکان میں محمد بن الحسن کا انتقال ہوا، روایت کیا ہے کہ انھوں نے کہا کہ میں محمد بن حسن کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ مرنے کے قریب تھے، مجھے دیکھتے ہی رو پڑے تو میں نے ان سے کہا کہ آپ صاحب علم ہوتے ہوئے رو رہے ہیں تو انھوں نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے تھوڑا سا موقع دے اور مجھ سے پوچھ کر مری، "آئے یہ کس چیز نے مجھے کہا وہ کیا ہے میرے راستے میں جہاد کے لئے یہ میری خوشنودی حاصل کرنے کے لئے تو میں کیا جواب دوں گا؟ اس کے بعد آپ کی روح پرواز کر گئی۔

صیری نے کہا کہ احمد بن محمد بن ابی رجا سے، انھوں نے اپنے والد سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے محمد بن حسن کو خواب میں دیکھا تو ان سے سوال کیا کہ آپ کہاں چلے گئے؟ تو انھوں نے کہا کہ میرے لئے مصفرت کی دعا کیجئے۔ میں نے کہا کہ میں جہاد انھوں نے کہا کہ یکس نے تم کو ملے علم نہیں دیا چنانچہ آج ہم سب ان کے لئے مصفرت کی دعائیں کرتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ میں نے یہ بھی ان سے سوال کیا کہ ابو یوسف کے ساتھ کیا ہوا؟ تو انھوں نے کہا کہ وہ ہم سے ایک وجہ بندی میں، اس کے بعد امام ابو حنیفہ کے متعلق سوال کیا کہ ان پر کیا گزر رہی ہے؟ تو انھوں نے بتایا کہ وہ اعلیٰ عیسیٰ میں ہیں اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنی رحمتوں اور سایوں سے ڈھانک رکھا ہے، اور اللہ نے انہیں ان کے علوم و کمالات سے نوازا ہے۔

۱۔ بلوغ الاقان: ص ۱۱۱، المنان قلیب، انگریزی: ۱۳۹/۲۔

۲۔ اخبار الیٰ مینفرد واصحابہ ص ۱۲۹۔

قیس اباب

محمد بن حسن شیبانیؒ — علمی سرگرمیاں

- ۱۔ محمد بن حسنؒ کی کتابوں کی اہمیت اور ائمہ مذاہب پر ان کے اثرات
- ۲۔ بنیادی مصادر سے استفادہ
- ۳۔ تالیفات محمد بن حسنؒ

محمد بن حسن شیبانی علی گریاں

امام محمد بن حسن کی کتابوں کی اہمیت اور ائمہ مذاہب پر ان کے اثرات

محمد بن حسن کی حرکتائیں ہم لوگوں کے سامنے موجود ہیں ان کا ان کے معاصر علماء سے پورا پورا موازنہ کیا گیا ہے اور یہ کتابیں عقلی مذہب کے لئے دستاویز ہیں اور انہی کتابوں کے ذریعہ ان کا عقائد کا اسکل آج بھی موجود ہے یہ کتابیں فیلولوکی معادہ کی حیثیت رکھتی ہیں اس لئے انھوں نے ان کی تدوین کے لئے قدم اٹھایا۔ ان کی یہ کوشش دینی کمرانی اور جاری علماء کی قدیم لوگوں تک منتقل کر دیں۔

عراقی علماء کے مابین ان کی تصانیف وراثت کی نظر سے دیکھی جاتی ہیں کیونکہ وہ ایک متحدہ عالم تھے اور غیر معمولی خیالات کے حامل تھے۔ اس وجہ سے یہی کتابوں نے عراقی کی فکر کو توجہ کے لئے تیار اور روایت کے توسط سے نقل کرتے ہوئے بعد میں آنے والے لوگوں تک پہنچایا۔ یہی وہ اسباب ہیں کہ جن کی بناء پر ان کی کتابیں باعث صد اختیار کی اہل ہیں۔ علی سے روایت ہے، انھوں نے حسن بن داؤد سے روایت کی کہ انھوں نے کہا کہ ہم چار کتابوں کی وجہ سے اہل بصرہ پر ناز کرتے ہیں اور وہ ۷۰ ہزار رسائل کے سبب فخر کرتے ہیں کہ ہم کو تہا ایک شخص نے قیاس و عقل کی بنیاد پر ترتیب دیا، جسے دنیا محمد بن حسن کے نام سے جانتی ہے اور پھر چار اس سے واقف بنے ہیں میں شک نہیں کہ انھوں نے یہ بنا جو جانشینی کی محنت شاق سے دوچار ہوئے اور رات کو دیروں تک جگتے اور گھر گھر تمام کام اپنے وکیل کے سپرد کر دیا اور تالیف و تصنیف اور توفیل و تجزیہ کو اپنا

شمار بنایا تاکہ وہ اپنے رب اور مسلمانوں کی خوشخودی حاصل کر سکیں۔ ان کے رفقا میں سے کسی نے سوال کیا کہ تم سوئے تیروں جنس ہوئے انھوں نے جواب دیا ہم کیسے سوکتا ہوں جب کہ اہل سنت مسلکی آنکھیں سو جاتی ہیں اور انھیں پھر برا اعتماد ہے اور وہ مزید محمد بن حسن کے متعلق گواہ ہیں کہ جب کوئی معاملہ ہمارے سامنے پیش آتا ہے تو ہم اسے محمد بن حسن کے سامنے پیش کر دیتے ہیں۔ تاکہ وہ ہمارے لئے اس کی وضاحت کر دیں۔ اس لئے اگر کسی خود ہی سو گیا تو اس میں دین کی تصدیق ہے۔ کتاب اللہ الام الاخیار میں مذکور ہے کہ امام ابوحنیفہؒ نے علم کی شہرت محمد بن حسن کی تصانیف سے ہوئی کہا جاتا ہے کہ انھوں نے نوسو نوے کتابیں تصنیف کیں جو تمام کی تمام مکتوبہ فیہ پختل ہیں۔

یہ بات بھی پوشیدہ نہیں کہ وہ تمام کتابیں جن کی تدوین مذہب حنفی کے باب میں ہوئی ہے وہ سب کی سب محمد بن حسن کی کتب کے زیر اثر ہیں اور الاسدیہ جو مالکی مذہب کی تدوین میں اساسی ماہیت کی حامل ہے وہ محمد بن حسن کی زیر نگہ تالیف کی تھی۔

امام شافعیؒ نے قدیم جدید و موعناات پر قلم محمد بن حسن سے فقہ کی تعلیم لینے کے بعد ہی اٹھایا۔ اور انھوں نے محمد بن حسن کی کتابوں کی کتابت کی اور ان سے بہت کچھ حفظ کر لیا۔ ابن شبل محمد بن حسن کی کتابوں سے مسائل کے جوابات دیا کرتے تھے اور ان کے علاوہ دوسرے فقہاء بھی ان کی کتابوں کی طرحت رجوع کرتے تھے یہ

۲۔ بنیادی مصادر سے استفادہ

فقہاء: قدیم محمد بن حسن کے اول شیخ امام ابوحنیفہؒ ہیں اپنی تدلیک کے کتاب الیہ ماراں

۱۔ مقدمہ شریعت فی الایات الشرعیہ ص ۶۷ ۲۔ بوط الخانی ص ۶۱

۳۔ تبیین المصنفات فی کتاب الیہ حنفیہ لیسوی ص ۱۳

امام اعظم کے ساتھ جیسے دیکھی وجہ ہے کہ ان کی تصانیف میں امام اعظم کے اثرات نمایاں ہیں بلکہ وہ شال ان کی کتاب کتاب الآثار میں چند نمونے پیش کر رہے ہیں۔

۱۱) ابراہیم بن محمد بن قیس نے تمام چیزوں میں مردوں کے ساتھ عورتوں کی شہادت سوائے حدود کے جائز ہے، اور محمد کا خیال ہے کہ حدود کے ساتھ ساتھ قصاص میں بھی جائز نہیں ہے اور یہ امام اعظم کا قول ہے۔

۱۲) قاضی شہناش کا خیال ہے کہ اگر اشخاص میں کثرین کی آپس میں ایک دوسرے کی شہادت جائز نہیں ہے، عورت کی اپنے شوہر کے لئے، اس طرح شوہر کی اپنی عورت کے لئے بہاں کی اپنے بیٹے کے لئے اور بیٹے کی باپ کے لئے، پارٹنر کی اپنے پارٹنر کے لئے اور جس کی قعدت میں مدداری کر دی گئی ہو۔ اور محمد کا خیال ہے کہ کسی ہمارا بھی خیال ہے اور امام اعظم کا بھی، لیکن شراکت کے سلسلے میں ہمارا خیال ہے کہ پارٹنر اگر اپنے پارٹنر کی شہادت کسی غیر کے لئے دے تو جائز نہیں ہے۔

۲۔ المصلد الثانی: دوسرے فقہ کے سلسلے میں انھوں نے امام ابو یوسف سے استفادہ کیا اور ان کے تمام فقہی خیالات سے بخوبی واقف تھے انھیں امام ابو یوسف کی تمام مؤلفات کی تدوین پر کوشش حاصل تھی اور انھوں نے ان کی آرا کو کام بھی کیا۔ لیکن انھوں نے امام ابو یوسف کی کتب کی روایت صرف امام ابو یوسف کے طریقے سے نہیں کیا، بلکہ ان کی روایت دوسرے طرق سے بھی کی، جس کے مظاہر ان کی کتب میں نظر آتے ہیں ان کی بعض روایات امام اعظم سے اور بعض روایات امام ابو یوسف سے، ایسے ہیں بعض روایات ابو یوسف سے جن میں اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ انھوں نے بعض دوسرے فقہاء سے بھی استفادہ کیا ہے، جیسے کہ ان کے شیوخ کے سلسلے میں یہ نظر آتی ہے چنانچہ کتب: علم حدیث انھوں نے ایک طرف امام اوزاعی سے حاصل کیا اور اسی کے

۱۔ کتاب الآثار ص ۱۱۱، البرقیہ والقرامانیہ فی تہذیب لیل یوسف ص ۱۶۷-۱۶۸۔

۲۔ متاخر کی دوسری فصل دیکھیں۔

لئے امام مالک کے پاس سفر کر کے گئے جس وقت وہ دارالمویش میں مقیم تھے۔ ان کی روایت مولانا زیادہ شہر بھی جاتی ہے، امام مالک سے تین سال سماع حدیث کے بعد عراق واپس آگئے۔ یہ سماع وہ پہلوؤں سے ان کے مذہب کے لئے مؤید ثابت ہوا۔

پہلا پہلو: امام محمد کی وجہ سے مذہب شنی کی جڑیں مضبوط ہوئیں کیونکہ انھوں نے ان احادیث سے سختی مسائل کا استدلال کیا جن پر وہ اور امام ابو یوسف متفق رکھتے تھے۔ اللہ جہیز ان بقیہ، اور محدثین کے لئے معاون ثابت ہوئی، انھیں حدیث سے دل چسپی اور لگاؤ ہے۔

دوسرا پہلو: انھوں نے فقہ مالک کے لئے اسلئے ذرا حق اور بقا قابل حمانہ کے بائین اعتدال کی راہ پیدا کرنے کی کوشش کی۔ یہ چیز دونوں مکتب فکر کے لئے کاربخیر ثابت ہوئی۔

حقیقت تو یہ ہے کہ انھوں نے ان تمام لوگوں سے استفادہ کیا جس کی باہمی فتنہ تعلق رہا ہو۔ ان کے متعلق بتایا جاتا ہے کہ وہ ارباب صناعات کے پاس بار بار جاتے تاکہ وہ ان کے معاملات کی باریکیوں کو سمجھ سکیں اور یہ معلوم کر سکیں کہ وہ انھیں کیسے چلاتے ہیں۔

زبان کے سلسلے میں کسائی کے یہاں وہ بار بار جاتے، چنانچہ دونوں شخصیتوں نے ایک دوسرے سے استفادہ کیا۔ کسائی نے ان سے فقہ کا درس لیا اور انھوں نے کسائی سے زبان کے مسائل دریافت کئے۔

مغازی اور یہ کہ لے واقدی کی حدیث میں حاضری دی اور واقدی نے ان سے فقہ کی تعلیم حاصل کی۔

یہی مذکورہ بالا مصادر ہیں جن سے انھوں نے استفادہ کیا لیکن یہاں یہ دیکھنا چاہیے کہ ہرگز نہیں ہے کہ ان کے علاوہ اور ان کے مصادر دور ان میں نہیں ہیں ان کے شیوخ پر نظر ڈالنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ انھوں نے متعدد مصادر و مواقع سے استفادہ کیا ہے، جن کا استواء ممکن نہیں ہے اسی طرح ان کی مختلف کتب کا جائزہ لینے کے بعد یہ دلیل فراہم ہوتی ہے کہ ان کے مصادر میں حدیث بخیر ہے

۱۔ مناقب لکھنوی ص ۱۶۸، مناقب ابی حنیفہ ص ۱۶۸، مناقب ابی یوسف ص ۱۶۸۔

۲۔ ایضاً ص ۱۵۲، ۱۵۳۔

۳۔ مناقب ابی یوسف ص ۱۶۸۔

عبداللہ بن کعب بن عوف نے اسے ۱۰۰۰ میں شائع کیا۔ ۱۰۰۰ میں اردو تراجم کے ساتھ لاہور سے شائع ہوئی۔

الاصول فی القروع (المبسوط)

۱۸۱۱ء میں کتب خانہ میں یہ بات کہی جاتی ہے کہ یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے فقہ کو مدون کیا۔ انہوں نے متعدد عظیم کتابیں تصنیف کیں اس کے بعد ان کے اصحاب ان کے اس نظر کو اپنایا۔ اور اس موضوع پر بے پناہ کتابیں تصنیف کیں۔ کچھ اس میں اختلاف ہے، کچھ کی کئی کچھ چیزوں کو اگے پیچھے کیا۔ چنانچہ اسے نہایت سلیقے سے ترتیب دیا اور اپنے امام کو شیخ کے اصولوں پر چل کر فرومیات تک لگے۔ چنانچہ امام محمد بن حسن نے خصوصی طور سے اس موضوع پر بڑے اہم کام کئے اور اختلاف فرومیات کو موضوع بحث بنایا۔ چنانچہ انہوں نے نو سو سنانوے کتابیں دیہیات کے موضوع پر تصنیف کیں۔ ان کے انتقال کے بعد علماء کرام نے ان کی کتب پر توجہ مرکوز کی۔ اور ان کی تحریکیں لکھیں خصوصاً اس کتاب کی۔

۱۔ الاصل نہایت مبسوط کتاب ہے اور دیگر کتابوں کے مقابلے میں زیادہ عظیم اہم اور جانتے ہے۔ درحقیقت یہ ایک ایسا سمندر ہے جس کے ساحل کا پتہ نہیں، اس میں پہلے ایک مسئلہ کو ذکر کیا جاتا ہے اس کے بعد اس کی بے شمار زیادتیاں پر بحث کی جاتی ہے چنانچہ اس کے بعد ایک مسئلہ کی دسترس سے باہر ہوتے ہیں اور وہ اس کو سمیٹنے سے عاجز آجاتا ہے۔ اس کی طرف مرنے کی اس وقت اشارہ کیا جب اہل عراق نے ان سے سوال کیا، وہ فرماتے ہیں کہ خطیب کے بیان کے مطابق وہ تمام احکام سے زیادہ جزئیات میں آتے ہوئے ہیں۔

۲۔ تاریخ آثار العربی ۲۶۶-۲۶۷ء۔ حدود الاصل ص ۲۔

۳۔ تاریخ بغداد ۲/۲۸۷

ایک خیال یہ ہے کہ اس کتاب کا مطلق کرنے والا مؤلف کی بحر طوع پر ان کی وضع النظر اور ایک ہی مسئلہ سے بے شمار مسائل کی تخریج کو دیکھ کر ششدر ہو جائے گا۔ وہ ایک مسئلہ سے متعدد وسائل پیدا کرتے ہیں۔

مکتف الخلقون میں اس کتاب کے متعلق یہ الفاظ آئے ہیں کہ امام عبدالرشید نے اس کتاب کو مبسوط کہا جس کو انہوں نے نہایت تالیف کیا ہے۔ اس میں پہلے مسائل صلاۃ سے بحث کی جس کے لئے باب کتاب الصلوۃ سقا لگ گیا مسائل پنج کو کتاب الطیوع کے تحت ذکر کیا گیا اور اسی طرح ایمان اور اگر اور الظہار وغیرہ لگ گیا۔

محمد بن اسحاق النخعی نے اپنی فہرست میں یہ ذکر کیا کہ ماضی کتاب الاصل ۶۰ کتابوں پر مشتمل ہے۔

انہوں نے اس کتاب کے مقدمہ میں کتاب اجتہاد لاری کے حلقہ ذکر کیا ہے غرض کہ یہ ایک مستقل کتاب ہے کیونکہ اس کا ماضی، میں ذکر نہیں ہے۔ اور نہ کسی معتدلاً کو تشدید میں ہے۔

اس کتاب کی اہمیت اور اہم منزلت کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ امام شافعی نے اسے حقائق اور اس کے طرز پر الامام تصنیف کیا۔

اس کتاب کی برکت کا یہ عالم ہے کہ جب اہل کتاب کسی حکم کے نام کتاب کو مطالعہ کیا تو اسلام لے آیا اور یہ تاثر ظاہر کیا کہ جب محمد کی کتاب الاصل کا یہ حال ہے تو ان کی کتاب الایک کیا حال ہوگا؟

یہ کتاب چھ جلدوں پر مشتمل ہے اور ہر جلد اپنی صحت کا معاملہ کے سوا ہے محمد بن جعفر آپ کے شاگرد کی روایت کے مطابق اور ابن عابدین کا قول

۱۔ مقدمہ الاصل ۲۱۔ مکتف الخلقون ۲/۱۵۱-۱۵۲۔

۲۔ فہرست القروم ص ۳۰-۳۱۔ مکتف البسوط ص ۳۔

۳۔ بلوغ اللامی ص ۶۱۔

ہے۔ میں جانتا ہوں کہ مبسوط مجموعہ سے مروی ہیں اس کے متعدد نسخے ہیں۔ جن کا ذکر ابو یوسف بن الجوزی جانی کی مبسوط میں ملتا ہے۔ اسی طرح ابو سلیمان "الاصول" کے دوسرے راوی ہیں جن کا ذکر محدثین سماع اللہ میں اور ابو جعفر الکبیر البخاری نے کیا ہے۔ اور یہی وہ کتاب ہے جس کی وجہ سے ابو الحسن بن داؤد اہل بصرہ پر طعن کیا کرتے تھے۔

کتاب میں ان کی بحث کا انداز یہ ہے کہ وہ فروغ کا ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے طرز پر بیان کرتے اور اس کے ساتھ مسائل میں اپنی رائے بھی پیش کرتے ہیں اور دلائل پر دلائل بیان نہیں کرتے ہیں جہاں پر انہی کے اہل طبقہ کے جہور علماء کی جاہ سے بطور دلائل کے احادیث پیش کی گئی ہوں اور ان مسائل پر وہ دلائل پیش کرتے ہیں جہاں ان کی نظر سے دلائل پوشیدہ نہ رہے ہوں۔ یہ کتاب تحلیل فقہی سے قائل ہے۔

اس کتاب کے چار اجزاء ۱۳۳۳ھ میں حیدرآباد کے پریس مجلس دارالعلوم علیہ السلام شائع ہو چکے ہیں اور جزہ رابع کا خاتمہ باب جناب الفقہ عبداللہ علیہ السلام علی صاحبہ پر ہوا ہے۔ یہ اجزاء ابو الوکافہ الافغانی کی نگارائی میں شائع ہوئے۔
میدان زمین اہل عصام الملقبی نے اس کا اختصار کیا ہے۔ اور اس کا اصل مخطوط ترکی کے اندر جہاں اللہ میں موجود ہے جس کا قیر ۸۷۷ھ ہے۔
الجامع الصغیر اس کتاب پر فصل بحث انشاء اللہ متاخر کے قسمی فصل میں آئے گی۔

الجامع الکبیر

محمد بن حسن کے بعد آنے والے تمام علماء نے اس کتاب کی خصوصیات پر بڑی تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی ہے۔ وہ بنی نے علوی سے اور انھوں نے مرواں سے روایت کی ہے کہ میں نے محمد بن عثمان کے کہے ہوئے سنا کہ الجامع الکبیر میں محمد بن حسن کی

لے رسم الملتقى، ص ۱۷۰ لے بلوغ اللاماني ص ۱۱

لے ایضاً: ص ۱۱ لے اس فصل سے پہلے کتب محمد کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

لے مناقب اہل منیہ ص ۱۱۱ ص ۵۱-۵۰

حیثیت اس انسان عظیم ہے جس نے ایک گھر بنایا، مزید حیا کی اور اسی زمین کے قدر اور گھر کے اوپر ہی صدر پر جاکر گھر کی تعمیر مکمل کی اور نیچے اتارے اور زمین کو گرو لیا اور لوگوں سے کہا کہ تمہاری ذمہ داری ہے کہ اس کے اوپر چلو۔

اس کتاب اور شیخ کے اندر ایسی برکت تھی کہ لوگ اس کا مطالعہ کرتے ضرور انھیں ہدایت اسلام نصیب ہوتی، لوگوں نے اس کی حیرت انگیز زبان اور ترکیب پر علماء رجال کی یہاں اللہ عیسیٰ ابن الملث العادل الاودی نے روایت کی ہے کہ وہ گھر کے ایک بندہ کی خدمت میں اس کی کتاب طلب کی اور پڑھنے کے بعد فرمایا کہ کیا کسی نے دین اسلام پر اتنی اچھی بحث کی اور کیا کسی نے مسائل کی نزاکت کو اس انداز سے دکھایا ہے۔ چنانچہ انھوں نے اس کا مطالعہ اپنے لئے لازم قرار دیا اور بتایا کہ یہ تمام چیزیں کسی نبی کی منسوب کی جاسکتی ہیں اور میں اس کا گواہ ہوں کہ یہ نبی بحق تھے اور بعد میں تسلیم حقانیت کے بعد مشرف بہ اسلام ہو گئے۔ اوروہ ان میں الاودی نے کہا کہ یہ محدث بن حسن کی کارناموں کا نتیجہ ہے۔

اس کتاب کے قارئین کے لئے یہچہ معلوم کامل ہونا ضروری ہے۔ ایک نئے کتاب عنوان کا دوسرے آثار میرے فقرہ چوتھے نحو، پنجویں زبان اور چھٹیں حساب کا۔ اور جو شخص ان علوم کا کامل نہیں ہوگا وہ اس کی اہمیت کا اندازہ نہیں کر سکتا۔ یہ تقلید کرنے کے لئے ہے۔

محدث بن حسن نے دو بار اہل مع الکبیر کو لکھا، پہلی بار تصدیق کیا تو ان سے ان کے اصحاب ابو جعفر الکبیر، ابو سلیمان الجوزی جانی، ہشام بن عیسیٰ اللہ الرازی، محمد بن سماعہ اور ان لوگوں نے ان سے روایت کی۔ اس کے بعد اس پر نقل تائی گیا تو کچھ ایسے کے اضافہ کے مسائل کی آمد اور بدھ گئی اور مختلف جگہوں پر عبارت کے الہام کو دور کر کے

لے ابو منیہ لعل الحرفہ التاسع ص ۱۳۱ لے ایضاً: ص ۱۳۲

لے ابو منیہ ص ۱۱۱ ص ۵۱-۵۰

اس میں حسن پیدا کیا اور معانی میں اضافہ اس کے بعد ایک بار پھر ان کے اصحاب نے روایت کیا۔ الجالبغ الکبیر فقہی استدلال سے خالی ہے۔ اس میں کتاب وصفت سے دلیل ماخوذ نہیں ہے اور نہ ہی قیاس کو بہت واضح انداز بتایا گیا ہے، لیکن جو وقت ہر باب کے مسائل پر ضرور کیا جائے گا اور رسائل کی جزئیات و تفصیلات کا نتیجہ کیا جائے گا تو بین السطور قیاس نظر آئے گا۔ قیاس کو تفصیلات اور ذریعہ کی کہنوں میں تلاش کی جا سکتا ہے انھوں نے قیاس کی بنیاد نفس نہیں رکھی ہے۔

یہ کتاب نہایت اہم مسائل پر مبنی ہے اور اس کا انحصار عربی روایات اور متون روایات پر ہے۔ یہ جامعیت ایک بین مثال ہے۔ اس کے باب میں ابوتے شجاع فرماتے ہیں کہ فقہ کے موضوع پر کسی نے اب تک ایسی کتاب تصنیف نہیں کی۔ امام ابو بکر رازی اس کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس کتاب کے بعض مسائل کو دیکھنے کو اہل غوی بعض امام بخشیں میں نظر آئی ہیں۔ بزرگ ابوطی فارسی کو حیرت ہے۔ اہل کتاب بہت سے غوی مسائل کو اس میں ذکر کیا ہے۔

امام ابی العوام نے انفکشی کے سند سے روایت کی ہے کہ انھوں نے زبان چیان کے لحاظ سے اس کتاب کی فقہی عملی آخری کیفیت کی ہے۔

علامہ شریف الدین بن عبد اللہ کے قول الموصول سے ماہم حرم میں غلطی کو قاضی شرف الدین بن عین کی قدم میں لکھتے ہوئے یہ فرمایا کہ میں ایک حلوں اور صرے محمد بن حسن کی الجالبغ الکبیر پر ضرور و خوش کردہا ہوں۔ اس کی کچھ چیزیں میرے دل پر نقش ہو گئی ہیں۔ یہ ایک عجیب و غریب کتاب ہے۔ اس کی مثال ملکی مشکل ہے اس میں مشکل ترین سوالات کے گئے ہیں اور ملک مظہر مدنی بن ملک عدول کی جہلی ان کے جوابات میں دیئے گئے ہیں۔

۱۔ ابو یوسف بن ابی اسود و صفحہ ۲۱۲ ۲۔ تاریخ الخلفاء العربی لغزوہ مکین ۵۹/۲۔

۳۔ ابو یوسف بن ابی اسود و صفحہ ۲۱۲ ۴۔ تاریخ الخلفاء العربی ۶۰/۲۔

یہ کتاب فقہاء کی آراء کے لئے میدان کی حیثیت رکھتی ہے فقہ میں ان کی زبانیت و نزاکت اور مسائل میں ان کے باہر جو اختلافات موجود ہیں ان کا بھی اس کتاب کے انداز کیا جا سکتا ہے۔ جب وہ علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ انھیں عربی زبان پر پورا مہر حاصل ہے اور اسلوب بیان میں بھی اس کا وہی مقام ہے جو کہ فقہ میں۔

یہ کتاب متعدد مرتبہ شائع ہو چکی ہے۔ ۱۳۵۲ھ میں قاہرہ مصر سے شائع ہوئی اور ۱۳۵۳ھ میں حیدرآباد ہندوستان سے بارالوفافانی کی نگارانی میں شائع ہوئی۔

۵۔ المحجۃ علی اہل اللہ فی فتنۃ طاہر الروایۃ میں اسے حدود و جہت حاصل ہے جب کہ ملکہ کرام نے اس پر اظہار خیال نہیں کیا ہے۔ اس کا عنوان بالمعنی للبیئۃ علی اہل اللہ فتنۃ یہ مستقبل کے مکتبہ پر سرے عدیہ میں غلطی کی شکل میں موجود ہے جس کا تیسرا نسخہ ہے۔

اس کتاب کا سبب تالیف یہ ہے کہ محمد بن حسن جب امام مالک بن انس سے سماع حدیث کے لئے دیر زمانہ رہے تو وہ ابوجہ کے سامنے ان کے ساتھ تین سال قیام کیا اور وہاں پر ان سے اور ان کے علاوہ دیگر علماء سے روایت کی اور بہت سے علماء سے مناظرہ کیا اور نہایت اعلیٰ طرز پر ان کے خلاف دلائل پیش کئے اور ان دلائل کو کتاب الجہد کے نام سے جمع کیا اور جب عراق واپس گئے تو ان کے بہت سے تلامذہ نے ان سے روایت کی اور ان ہی سے ان کی روایت کی بنیاد پر مدنی ابن ابی امام کو حدود و جہت شہرت ملی۔

اسی کتاب کی روایت امام شافعی نے اپنی کتاب الام میں روایت کی ہے اور اس پر تالیفات پیش کی ہیں اور امام اشعری جس کا کوہندہ نقل کیا ہے ان پر امام شافعی نے مناظرہ کیا ہے اور اسی طرح اہل مدینہ کی آراء پر اظہار خیال کیا گیا۔

یہ کتاب ہندوستان میں حیدرآباد کے پرنس کے امارت الشرعیہ جڑا ہزار سے

۱۔ تاریخ الخلفاء العربی ۶۱/۲۔ ۲۔ مقدمہ الطبع لیسر محمدی حسن لکھنؤ ۲۔

۳۔ ابو یوسف بن ابی اسود و صفحہ ۲۱۵۔

۱۳۸۵ھ میں ترتیب و تصحیح اور محمدی حسن گیلانی قادری کی تالیف کے ساتھ شائع ہوئی اس کی طباعت ابو الوفا الافغانی کے زیر نظر عمل میں آئی یہ کتاب مکتبہ المصروعہ کے مکتبہ ساما، انجمن المکتبہ پر شتم ہوئی ہے۔

کتاب کے ناشر کو کہنا ہے کہ لوگوں کو اس خطوط کے تمام نسخے مکمل ملے، لوگوں نے ان میں عام شافعی کی کتاب الام سے لٹانے کے جس میں انھوں نے محمد بن حسن پر تنقید کی ہے۔

۶۔ الزیادات: اس کو محمد بن حسن نے ساما جامع الکبریٰ کے بعد تصنیف کیا۔ الجامع الکبریٰ کی جامع سے فرقت کے بعد اس کتاب میں بہت سی ایسی قواعد ذکر کیا جو الجامع الکبریٰ میں نہیں ہیں۔ ہذا اس کو الزیادات کے نام سے منسوب کیا۔

یہ نہایت جامع کتاب ہے جو مساجد و مدارس پر مشتمل ہے۔ الجامع الکبریٰ میں جو چیزیں آئے سے لاکھ تصنیف ان کو اس میں سمویا۔ یہ ان کی تصانیف میں ایک گراں قدر کامیت کی حامل ہے۔

علامہ اکرام اے نوادریں شمار کرتے ہیں اور بعض علماء نے اسے بظاہر الروایۃ سے متعلق کتاب میں شامل کیا ہے۔ اہل علم نے اس کی شرحوں پر کافی توجہ مبذول کی ہے یہ کتاب محمد بن حسن سے مروی کتب میں اعلیٰ مقام کی حامل ہے۔ اور جن لوگوں نے اسے نوادریں شامل کیا ہے وہ مناسب نہیں ہے۔ اس قول سے شرح اطرک کی تائید ہوتی ہے کہ یہ کتاب نے نوادریں کی شرح بیان نہیں کی ہے۔ علامہ اکرام کو نوادریں اس کے اصولوں کا علم نہیں

الترتیب والشرح

علامہ اکرام نے الزیادات کو ترتیب دیا، اس کی شرحیں لکھیں اور اس پر تعلیقات درج کیں۔

۷۔ مقدور المصروعہ: مقدور المصروعہ شرح مرقیۃ الکلت ص ۸۔

۸۔ ایضاً ص ۸۔

۱۔ مقدور الدین سلیمان دہب المتوفی ۷۷۷ھ اور استنبول کی لائبریری الفانج میں اس کے نمبرات ۱۵۵۵/۱۲/۱۵۵۶/۱۲/۱۷۷۷ کے تحت پائے جاتے ہیں اور اس پر محمد بن محمود محمد السیدی الزرقانی (مت ۸۸۷ھ) نے اس پر تالیف لکھیں۔ اس کا عنوان "ملاک الافادات فی شرح الزیادات ہے جو جوہر لؤلؤ لائبریری میں اوقاف ذیل نمبر ۲۶۷۲ کے تحت موجود ہے۔

الشرح

مقدور علمائے اس کی شرحیں لکھیں۔

۱۔ محمد بن محمد عمر العنابی (مت ۵۸۷ھ) نے شرح کی شرح الزیادات پر جو اضافی لکھیں اور حیدر آباد دہستان کے رئیس علیہ فیضہ العلماء الاسلامیہ سے ۳۳۷ھ میں شائع ہوئی ہے۔

۲۔ فخر الدین الحسن بن منصور بن محمد الازہری قاضیوں نے جو شرح لکھی تھیں انھوں نے زیادہ تر امامہ الدین سلیمان بن دہب کی ترتیب پر کیا۔ یہ جرحی کے شہر بن ککلیہ میں نمبر ۱۱۹ کے تحت موجود ہے۔ اور استنبول کی لائبریری الفانج میں نمبرات ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹ اور ۷۸۰ کے تحت پائے جاتے ہیں اور دہستان کے شہر بن ککلیہ کی لائبریری میں نمبر ۱۵۹۲ کے تحت ہے۔

۳۔ خیر الدین الافغانی: الزیادات کفراف کے بعد اس کی تصانیف کی۔ اس میں دو نسخے فرغ کا ذکر کیا ہے اس سے بڑھ کر اور ایک علامہ حیدر ہوئی۔ جیسے اگر قاضیوں نے اپنی شرحیں اس کا ذکر کیا ہے۔

ابو الوفا افغانی نے شرح کی معروف شرح الکلت کی تحقیق کرتے ہوئے بتایا کہ اس کے کسی اور نسخے کی دریافت نہیں ہوئی۔ لیکن فواد سرکین نے اس کے تین اور نسخوں کی جانب متاریخ التراث العربی میں اشارہ کیا ہے۔ اس کا ایک نسخہ آرلینڈ کے شہر

۴۔ تاریخ الطرح العربی ۵۴۲-۵۵۰ ص ۵۵۷-۵۵۷

۵۔ ایضاً ص ۵۵۷-۵۵۷ ص ۵۵۷

۶۔ مقدور المصروعہ کتاب الکلت ص ۲

قرن سترہویں میں نمبر ۱۷۸۹ء کے تحت موجود ہے۔ دوسرا استنبول کی قرطبہ کی کتابیں وغیرہ
۱۷۸۸ء کے تحت پایا جاتا ہے۔ ان تین کتابوں میں نمبر ۱۷۸۹ء کے زیر تحت موجود ہے بلکہ علامہ اکرام
نے اس کی شرحیں لکھی ہیں۔

۱۔ اس کی ایک شرح محمد بن احمد الشریعت ۸۳۲ھ میں نے الکنت کے نام سے تحریر
کی ہے جس کو ابو الوفا افغانی نے حیدرآباد سے ۱۲۵۷ھ میں شائع کیا ہے۔

۲۔ احمد بن محمد السالبی ۵۹۷ھ میں الکنت پر حواشی لکھے ہیں۔ اسے ابو الوفا
افغانی نے حیدرآباد سے ۱۲۵۷ھ میں شائع کیا۔

۸۔ السید الصغیر بن محمد بن علی اللکیری نے قبل اسے تالیف کیا، اصل کتاب محمد
بن احمد شریکی کی شرح میں موجود ہے اور یہ خطوط کی صورت میں استنبول کی لائبریری
حیدرآباد دکن ۹۵ میں ۱۷۵۵ء کے تحت موجود ہے۔

عالم الصغیر کو امام محمد بن حسن نے ابو الوصف سے روایت کی ہے۔ بلکہ تمام چیزیں
جو اصغر میں موجود ہیں وہ ابو الوصف ہی سے مروی ہیں۔

کتاب کا موضوع احکام جہاد ہے کیا چیزیں اس میں جائز ہیں اور کیا چیزیں
ناجائز، مسلح کے حدود کو کب توڑنا جائز ہے اس پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے، احکام امن،
غنائم، فیر اور استرقاق وغلام مالک ہونا یا مباحثہ موجود ہیں اور ان کے علاوہ ان
چیزوں کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ کون سی چیزیں جنگ پر آمادہ کرتی ہیں اور کون سی
چیزیں جنگ کرنے سے منع کرتی ہیں۔

۹۔ السید الکلبی بن محمد بن حسن کی فقہ کے موضوع پر دوسری کتاب ہے، اس کی
تالیف کا سبب یہ ہے کہ ان کی کتاب عالم الصغیر عبدالرحمن بن عمرو الاوزاعی راہل شام
کے عالم کے ہاتھ لگی تو انھوں نے یہ تحقیق کی کہ اس کا مولف کون ہے؟ تو انھیں یہ بتایا

لے تاریخ الفرائض العربی ۵۷۲ھ ۱۱۷۶ء

لے ابن عساکر حیاتہ و وفاتہ ۲۵۳ھ

گیا کہ یہ عراقی کی ہے، انھوں نے کہا کہ اس سے عراقی کا کیا تعلق ہے اور اس موضوع
پر انھیں تعلیمت کی کیا ضرورت ہے؟ کیونکہ انھیں یہ رہنمائی رسول صلی اللہ علیہ وسلم
اور صحابہ کرام کا علم نہیں ہے۔ آپ کے صحابہ کرام کا تعلق شام اور حجاز سے تھا۔ کہ
عراق سے یہ ایک باطلی نئی چیز ہے، جب یہ خبر محمد کو معلوم ہوئی تو آپ ان پر مدد و
تاراض ہوئے اور وہ کو فراعینہ کے اس کتاب کو تحریر کیا۔ اور اس کے بعد امام ابو حنیفہ
نے اسے بطور اثر و کار نگر اس میں انھوں نے عادیث کو جمع کر لیا ہوتا تو یہ اس
کے لئے باز نہ تھا کہ انھوں نے اسے گواہ کر پیش کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے امام اوزاعی کو
صحیح بات کہنے پر مجبور کر دیا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بھی کہا ہے کہ وضو کی
دو ہی علامہ علیہ السلام

شرعی کے بیان سے دوسریں سامنے آتی ہیں ایک تو یہ کہ تالیف کے لحاظ سے
کتاب الیہ لکیر محمد بن حسن کی کتابوں میں سے دوسری کتاب ہے۔ اور دوسرے کہ اس کا
سبب تالیف صرف اوزاعی کا وہ افکار ہے کہ اہل عراق کی یہ کہ موضوع پر کتائیں
میں میں نیز اوزاعی کا مطالعہ لکیر کو بغیر پرھنا یہاں مناسب سمجھتا ہوں کہ قدر سے
ان دونوں پہلوؤں پر روشنی ڈالی جائے۔ یہ پہلا پہلو قرطبہ کا واقعہ ہے کہ لکیر
نے اس کی روایت ان سے نہیں کی ہے جس کی طرف ابو جعفر الکلبی احمد بن جعفر نے
اشارہ کیا ہے کہ انھوں نے اس کی تکمیل کے فوراً بعد عراق کو خیر باد کہہ دیا تھا۔ اس
کی روایت ان سے ابو سلیمان جوزجانی اور اسامیل بن قوبہ نے کی ہے۔ اور ان لوگوں
نے کہا کہ اسے محمد بن حسن نے اس وقت لکھا جب کہ ان کے اور ابو الوصف کے مابین
اختلافات پیدا ہو گئے تھے۔ اس کا ذکر انھوں نے کتاب میں نہیں کیا ہے۔

رہا دوسرا پہلو یہ کہ اس کی تالیف کا سبب اوزاعی کا وہ افکار ثابت ہوا اور تالیف کے
بعد انھوں نے اس کا مطالعہ کیا تو یہ چیز تاریخی اعتبار سے ناقابل قبول ہے کیونکہ اوزاعی کا

لے شرح الکلبی لکیر شری ۷۵۳ھ ۱۳۵۷ھ

لے سید الوصف (۱۲) (۱۷۹۶ء)

انجمن خدامہ میں ہوا اور امام محمد بن حسن کی پیدائش ۳۲۰ھ میں ہوئی اور ۳۹۹ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ اس طرح یہ ہوا کہ خلفائے قبل محمد بن حسن نے اپنی تمام کتابت ایت کیں یعنی ۲۵۰ سال سے قبل یہ بات ناممکن اس لئے ہے کہ سن ابتداء تابعیت کے لئے سن اشہد ثابت ہوا مگر ہم اسے تسلیم کر لیں کہ انھوں نے یہ کتاب امام اوزاعی کی زندگی میں تصنیف کی تو تاریخی حقائق اس کا انکار کریں گے کیونکہ راوی حضرات کا تعداد اس عہد میں نہیں ملتا مثلاً ابو جعفر الطبری اس عہد میں نہیں تھے مثنیٰ سے یہ واضح ہے کہ اس کی تصنیف اس وقت عمل میں آئی جس وقت ان کے ابراہیم یوسف کے مابین دوری تھی اس کی دلیل یہ ہے کہ بادشاہ کے حضور محمد بن حسن اس وقت جانے کے لائق نہیں تھے، بادشاہ کے یہاں ان کی آمد و رفت سن بلوغ کو پہنچنے کے بعد ہوئی، اور اس کے بعد انھوں نے ابراہیم یوسف اور دوسرے علماء کے علم سے خوب استفادہ کیا، واللہ اعلم بالصواب کوثری نے بلوغ الامانی میں ذکر کیا ہے کہ شیبانی کی اس تصنیف کے منظر عام پر آنے کے بعد انجمن الخیرین کا رویہ نہیں ہوتا اور ان کی روایت صرف رواۃ بغداد و مشاء جوزجانی، اسماعیل بن قریب، و بنی سدی کی محدود رہی تھی۔

یہ کتاب محتاج تصدیق نہیں ہے، مؤلف نے اسے ساتھ الباب پر مقدم کیا ہے کتاب کا موضوع جنگی امور سے متعلق ہے، مشائخ جنگ میں مشق کرنے کے ساتھ کیا بتاؤں گا جنگ کے احکام کیا ہیں؟ یہ سچ پرچھے تو اس کی بین الاقوامی قانون کی حیثیت ہے کہ کوثری اس میں یہ بحث ہے کہ مسلمانوں کا جنگ کے وقت کیا نقطہ نظر ہونا چاہیے؟ لیکن انھوں نے صدائے حق کو محض اہل مثنیٰ غائب ہے اس لئے اس کی طاعت رجوع کرنے سے ہم قاصر ہیں۔ آج ہمارے سامنے اس کا صرف وہ حصہ موجود ہے جس کی روایت شری نے اپنی جہل کی یادداشت میں کی ہے۔ شری کی شرح البیہرہ کی جدید یاد میں دائرۃ المعارف عثمانیہ

لے البیہرہ ص ۱۲۵ و ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، البیہرہ الکثر ص ۹۳۔

لے مقدمہ شرح الشری ص ۱۲-۱۱، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱،

ثانی: دو قسم میں غیظہ اور ایات شیعہ کتبیں

۱۔ الامالی: امامی کا ایک جزو جو ان کے شاگرد سلیمان بن شعیب الکسانی (رب ۲۷۷ھ) کی روایت سے ہے شائع ہو چکا ہے۔ یہ حیدر آباد کے پرنس دائرۃ المعارف العثمانیہ سے ۱۳۳۵ھ میں شائع ہوا ہے۔ امامی کا ایک مختصر جزو ہے جو غضب، دعویٰ، مراء، البیوع، طلاق، کفالت، حواری، شرکت، وصیت، غلام جس کی تجارت کی اجازت ہو اور ان کے علاوہ بہت سے فائدہ بخش مسائل پر مشتمل ہے اور اس کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ کسان کو نہایت اچھے انداز میں بیان کیا گیا ہے کہ قدرے غور کے بعد اسے علم کی آسانی سمجھ جائے گا اور مشہور صدیقوں میں علماء کرام کے توسط سے جو علوم قدیمہ اور فنون عصریہ کی تدوین ہوئی ہے، طہران سے استدلال کر سکیں گے۔

اس امامی میں محمد بن حسن کی سیرت، انگیز مسائل سے بحث کی ہے اور ان میں برفقی اصول اور فروع کی بنیاد ہے، شیخ عبدالرحمن بن مانی اور حبیب عبداللہ حضرمی کی نظر کے بعد یہ زیرِ ملاحظہ آکر ہوئی۔

۲۔ الحقیقۃ: اس کا تعلق محمد بن حسن سے قائم کرنا بھی عملِ نظریہ ہے۔ پہلی بار ۱۲۶۵ھ میں قاہرہ سے شائع ہوئی۔ فواد سرکین نے اپنی کتاب میں اس کی دو شرحوں کا ذکر کیا ہے۔

۳۔ عمود عبداللہ بن عبداللہ بن محمد الشافعی القاضی جملوی (ت ۸۷۶ھ) نے اس کی شرح بعنوان: دلائل السمانی فی شرح العقیدہ کے زیرِ سر میں اس کا مخطوط نمبر ۳۴۸ کے تحت موجود ہے اور فرش سیرت میں مخطوطات شرق کے تحت ۳۲۷۳ نمبر ہے۔ اور استبصار کی دلیل لائبریری میں ۳۱۷۸ کے تحت موجود ہے۔

۴۔ دوسری شرح علوان علی بن علی بن حسن الحموی (رب ۳۶۶ھ) کی بعنوان: بیان

toobaa-elibrary.blogspot.com

السمانی فی عقیدۃ الشیعہ امامی ہے۔ اس کا مخطوط جرمنی کے شہر برلن میں ۱۹۳۵ کے تحت موجود ہے۔ شام کی لائبریری میں ۴۹۱/۴۹۲ نمبر کے تحت موجود ہے۔

۵۔ الکسب: اس کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ اس کی تکمیل سے قبل آپ کا انتقال ہو گیا۔ لوگوں کا ان سے مطالبہ تھا کہ اور دو مکہ موضوع پر ایک کتاب تالیف کریں تو انھوں نے کہا کہ میں نے طبعیہ کے مکہ موضوع پر تالیف کر دی ہے۔ کیونکہ ہر تاجر اپنی تجارت کو خوش اسلوبی سے انجام دینا چاہتا ہے لیکن حجب لوگوں کا زیادہ اہم اور ہوا ہوا انھوں نے اس موضوع پر قلم اٹھایا مگر محسوس نہ کیں کہ اس کی روح نقص ختم کرنے پر قادر ہو گئی، شمس اللہ شری نے کتاب الکسب کی شرح لکھی ہے اور اسے مدونہ نے قاہرہ سے ۱۳۳۵ھ میں شائع کیا۔ اس کا خلاصہ ابو عبد اللہ محمد بن سمان بن عبد اللہ التیمی (رب ۲۲۳ھ) نے بعنوان: الکسب فی الرزق المسد طب کو دارالکتب العلمیہ نے ۱۳۹۹ھ میں شائع کیا۔ یہ صحفات پر مشتمل ہے اور اس کی نسبت ابن سمان کی حاشیہ ۱۳۹۹ھ الحنازیج فی الخلیل، البریلوین کی ان روایات پر مبنی ہے جو امام ابو یوسف سے ہے اس کی ابتدا انھوں نے البریلوین کی تالیف اور البریلوین کی روایت سے کی ہے۔ شناخت نے اسے شائع کیا ہے۔

یہ کتاب ابھی تازہ مازہ محمد بن حسن الشیبانی کے نام سے شائع ہوئی ہے اور دارالکتب للحدیث البریلوین کے نام سے موجود ہے۔ امام محمد بن حسن اس کتاب کے باب میں کہتے تھے کہ یہ میری تصنیف نہیں ہے، بلکہ میری تصانیف میں اسے شامل کر دیا گیا ہے۔ ابن ابی عمران کا خیال ہے کہ یہ کتاب ساسم بن مہمان بن ابی صیفی کی ہے۔

شرعی نے کتاب المصنوعہ کے مقدمہ میں کتاب الخلیل کے متعلق فرمایا ہے کہ اس سلسلہ میں لوگوں کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے کہ یہ امام محمد کی تصنیف ہے

۱۔ تاریخ التراث العربی، ۶، ۱، ۷۷، ۷۸، ۷۹، تاریخ التراث العربی، ۱۶، ۱۷۔

۲۔ تاریخ التراث العربی، ۶، ۱، ۷۷، ۷۸، ۷۹، تاریخ التراث العربی، ۱۶، ۱۷۔

۳۔ الامالی، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹

کر نہیں ہوا۔ ارسطو نے جو زبان فرماتے ہیں کہ اگر کسی کا یہ خیال ہے کہ دلیل امام محمد کی تصنیف ہے تو یہ حقیقت پر مبنی نہیں ہے کیونکہ اسے بعد اوستے کا عقین نے جمع کیا ہے۔ اسی کی بنیاد پر جابر لوگ امام محمد سے منسوب کرتے ہیں۔ اگر ہم یہ کہتے ہیں کہ اس نام کی کتاب ان کی تصانیف میں موجود ہے تو اسے جہاں کو نقل و ترویج ملے۔ انچھٹن الکبیر بخاری کا خیال ہے کہ امام محمد کی تصنیف ہے اور یہ انہی سے روایت کی گئی ہے۔ یہی رائے شری کی بھی ہے۔ شری کا کہنا ہے کہ اگر گناہوں سے بچنے کے لئے حیل کا راستہ اختیار کیا جائے تو یہ چہرہ و عطا کے لئے جہاں جائز ہے لیکن بعض لوگوں نے اپنے حیل کی وجہ سے اسے ناپسند کیا ہے کیونکہ کتاب وسنت پر ان کی ہیبت کو تھاکہ نظر ہے۔ شری نے کتاب کے مقدمہ میں جو از حیل کے مسئلہ پر کتاب وسنت سے متعدد دلائل بیان کئے ہیں اور بتایا کہ وہ حضرات جو وسط حیل کو امام سے دور رہنا چاہتے ہیں اور حلال سے قریب ہونا چاہتے ہیں یہ ایک اچھا عمل ہے۔ لیکن یہ چیز اس وقت تک ناپسندیدہ ہے جب تک کسی کو اس حق سے متبردار کرنے کے لئے اختیار کیا جائے۔ اگر یہ نیت ہے تو کوہ ہے۔ لیکن اگر معاملہ کے پیچھے صدق نیت کا رفرما ہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

ثانی: مخطوطات

۱) کتاب الصلوٰۃ: یہ مخطوطہ مستنبول کی لائبریری میں ۱۱/۱۱ء کے تحت فقہ حنفی میں ۱۳۳۲ پر موجود ہے۔

۲) کتاب المغنا: ایک بعض فتاویٰ امام محمد کی جانب منسوب کئے گئے ہیں اور ان کے حلقہ سے کہا جاتا ہے کہ انہیں امام ابوحنبلہ نے تالیف کیا ہے اس کا اصل مخطوطہ فرانس کے شہر چرس کی لائبریری "المکتبۃ الوطنیہ" میں ۲۰۴۳/۲۰۴۴ء کے تحت موجود ہے۔

۳) مقدمہ کتاب الیل: ۸۹۰ء تک تاریخ التلخیص العربی ۶۷۲ھ بعد العشاء ۶۷۲ھ۔

۴) السائل فی العبادۃ والاعمال: اس کتاب کی نسبت امام شیبانی کی جانب سے غیر یقینی ہے اس کا اصل مخطوطہ قاہرہ کی لائبریری "دارالکتب" میں ۲۰۳۱ء کے تحت موجود ہے۔

۵) المعشرۃ: یہ معشرۃ شیبانی کے نام سے مشہور ہے، معشرۃ اس لئے کہا جاتا ہے کہ ہر حرف پر دس اشعار ہیں اور اس کا مطلع اس طرح ہے۔

اللہ تحقیق الثناء هو الصمود فی حسن العطاء

واللہ واعد صمد کریم قدیم المجد فی عز البقاء

اور یہ دس اشعار پورے ہونے کے بعد حرف ب کی باری آتی ہے، وہ فرما لیں

بلا نکھا والمکتب فیہا وان جلا لہا المع الخلب

اسی طرح ہر حرف کے دس اشعار موجود ہیں ہر حرف ہی کے دو آخری شعر ملتے

ہوں:

یرید سعادۃ فی دار عدن وصدیرۃ لادأقیہ وأی

ینال الفوز من بقاء مطیعاً اذا ما الوعد والنذور انجاسی

اس کا اصل مخطوطہ مستنبول کی لائبریری "جامعہ" میں ۱۴۰۷ء کے تحت موجود ہے

لیکن اس کتاب کی نسبت آپ کی جانب مناسب نہیں ہے کیونکہ قدیم و جدید

بہت نگاروں میں سے کسی نے اس کا ذکر نہیں کیا ہے اور نہ ہی کوئی شعر نقل کیا ہے

لیکن ایک نسبت یہ ضرور ہے کہ یحییٰ بن اخیون نے علی بن ابان وادب اور شری کی تعلیم

حاصل کی۔ شاید اسی چیز نے انہیں شعر کہنے کا اہل بنا دیا ہو۔ لوگوں کے اندر شعر گوئی

کی صلاحیت کم تھی اور ایک شاعر کی حیثیت سے علماء کے مابین مشہور نہیں تھے بلکہ

۴) تاریخ الخلفاء العربی ۶۷۲ھ تک ایک قصصی مطالعہ کے مطابق یہ مخطوطہ مکتبہ بعلبک

میں موجود ہے۔ آیات کی مختلف بحروں میں اور ان اشعار میں ارشادات و نصائح اور

ترجیحات و ترغیبات سے بحث ہے۔

ان کی اصل شناخت ایک فقیر کے روئے تھی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ذات: کتب مفقودہ

ہرست کی ایسی کتابیں ہیں جن کے متعلق سیرت نگاروں کا خیال ہے کہ یہ امام محمد بن حسن لی ہیں لیکن خواہ سرزمین کے مطابق ان کے اصل قطعات کا پتہ نہیں ہے۔
لاحظہ ہوں۔

- ۱۔ المجموعانیا: اس کی روایت علی بن صالح الجرجانی نے امام غزالی سے ہے۔
- ۲۔ الوقیات: یہ وہ مسائل ہیں جن کی جزئیات محمد بن حسن نے اس وقت بیان کی تھی جس وقت وہ الرقہ میں قاضی تھے۔ ان کی روایت محمد بن سماع نے امام سے کی جو امام کے ساتھ الرقہ میں ایک طویل عرصہ تک رہے تھے۔
- ۳۔ الکلیسا ذیبتا: اس کی روایت امام سے شعیب بن سلیمان الکلیسانی نے کی ہے اور طبری نے سلیمان بن شعیب سے انھوں نے اپنے والد سے اور والد نے امام سے جز دمالی اسی کا ایک جز ہے۔

۴۔ النوادر: اس کی ایک روایت ابراہیم بن رستم سے ایک ابن سماع سے اور ایک روایت ہشام ابن عسید اللہ رازی سے ہے، یہ مسائل مذہب میں نوادر کی حیثیت رکھتے ہیں گئے۔

۵۔ الہارودیتا: اس کے متعلق کوئی اشارہ نہیں ملتا۔
خواہ سرزمین نے اپنی کتاب میں خراسانی کی کتاب الاصول کے حوالے سے ایک فقہ کی کتبہ مجموعہ کا ذکر کیا ہے جو اٹھارہ کتب پر مبنی ہے، ممکن ہے کہ یہ اصول خراسانی

۱۔ بلوغ اللامنی ۶۵ ۲۔ الیقا، ص ۶۳۔

۳۔ الیقا، ۶۳ ۴۔ الیقا، ۶۵

۵۔ الیقا، ۶۵ ۶۔ تاریخ طبرست العربی ۶۲/۲۔

نے کتاب الاصل (المبسوط) سے نقل کیا ہے، ایک قول یہ ہے کہ امام محمد نے ہر الجواب فقہ کے لئے ایک مستقل کتاب تصنیف کی اور آخر میں انھیں ایک کتاب کی صورت میں جمع کر دیا جس کا نام: الاصل (المبسوط) ہے اور اس کا ذکر کتاب المبسوط کی اس فصل میں آچکا ہے۔

امام محمد کی تالیفات کے استقصا کے لئے ہم ان کی ان کتب کا بھی حروف تہجی کے اعتبار سے ذکر کریں گے جن کا کہ خواہ سرزمین نے ذکر کیا ہے۔ مثلاً کتاب ادب القاضی، کتاب الاستحسان، الاقرار، الاکادہ، البیوع، التحریر، الحدود، الدعاء، السرقة، الشرک، کتاب الشہادۃ، الصوم، الطلاق، العار، المقنن، اور الرما یا۔

اس کے باوجود بھی مجھے یہ کہنے کا حق نہیں کہ اس عظیم والشہور کی تمام کتب کا میں نے ماطہ کر لیا ہے لیکن معلومات کی حد تک میں نے کسی کوتاہی کا شہوت نہیں دیا ہے۔

۱۔ تاریخ طبرست العربی ۶۲/۲ ۲۔ الیقا، ۶۲/۲

چوتھا باب

”الجامع الصغیر“ ایک مطالعہ

۱. صحت کتاب
۲. صحت عنوان
۳. سبب تالیف
۴. مصادر کتاب
۵. کتاب کا علمی مقام
۶. الجامع الصغیر کا اسلوب

الجامع الصغیر۔ ایک مطالعہ

صحت کتاب کی نسبت

وہ تمام کتابیں جو ان میں مذکور ہر ایک کا ذکر ہے ان میں کتاب الجامع الصغیر کا ذکر ملتا ہے۔ اسی طرح دنیا کی جتنی لائبریری میں الجامع الصغیر کے خطوط موجود ہیں ان کے ساتھ امام کا نام بھی لکھا ہوا ہے۔ یا پتھن انڈیشن اس کے اب تک آپ کے ہیں وہ امام کے نام سے منسوب ہیں چنانچہ یہ ہندوستان میں شائع ہونے والے یا شام و مصر میں تمام تر انڈیشن ان کی کسی شک و شبہ کے آپ سے منسوب ہیں۔ یہ ظاہر القراءت کے موضوع پر ہے۔

صحت عنوان

یہ چیز تمام خطوط اور مطبوعات پر وارد ہوتی ہے کہ کیا اپنے مضامین کے لحاظ سے یہ عنوان درست ہے۔ اسی طرح یہاں بھی دیکھا جائے گا کہ کیا یہ عنوان موضوع کے مناسبت سے صحیح ہے، تمام مطالعین کے نزدیک کسی عنوان ضمن کے ساتھ ہے۔ کسی کے یہاں اس سلسلے میں اختلاف نہیں پایا جاتا

سبب تالیف

شمس الماکرا لوبکر عبد بخاری ابنی شریعہ میں رقمطراز ہیں کہ الجامع الصغیر بطیب تالیف ہے کہ وہ جب اپنی تمام کتاب کی تالیف سے فارغ ہوئے تو امام البریلوس نے ان سے مطالبہ کیا کہ وہ ایک ایسی کتاب ترتیب دیں کہ جس میں ان سے روایت کردہ وہ اس روایت جو امام اعظم سے مروی ہیں اپنے حافظہ کی بنیاد پر جمع کر دیں چنانچہ جمع کرنے کے بعد اسے امام بریلوس کے حضور میں پیش کیا تو دیکھنے کے بعد انہوں نے کہا اگر اس قدر

اچھا ملاحظہ ہے لیکن تین مسائل میں غلطی نظر آتی ہے تو امام محمدؒ نے فرمایا کہ تمہیں یہ میری غلطی نہیں ہے بلکہ آپ روایت کو محمول گئے ہیں۔

۴۔ مصادک کتاب

”الجامع الصغیر“ میں امام محمدؒ نے امام ابو یوسفؒ سے اپنی روایات کو پہلا مصدر قرار دیا ہے، یہ ان مجموعہ معلومات پر مشتمل ہے جس کی روایت انھوں نے امام ابو یوسفؒ سے کی تھی اس لئے یہ اب کا آغاز درج ذیل عبارت محمد بن یعقوب بن ابی حنیفہؒ سے ہوتا ہے فی المناقب لابن التبرازی میں مذکور ہے کہ محمد سے کہا گیا کہ کیا ”الجامع الکبیر“ کو آپ نے ابو یوسفؒ سے سماعت کی ہے؟ تو انھوں نے کہا کہ بخدا میں نے اس کی سماعت ان سے نہیں کی ہے، وہ لوگوں کے مقابلے میں اس سے ہمیں زیادہ باخبر تھے۔ یہی ”الجامع الصغیر“ تو میں نے اس کی سماعت ان سے کی ہے۔

۵۔ کتاب علی مقام

علی نقی نے ذکر کیا ہے کہ ابو یوسفؒ اپنی تمام ترجیحات شان کے باوجود ”الجامع الصغیر“ کی اہمیت کا اعتراف کرتے تھے۔ احمد بن علی الرازی نے اس کتاب کی عظمت کا اعتراف ان فطنوں میں کیا کہ جس نے اس کتاب کو کھرا لیا وہ گویا ہمارے اصحاب میں زیادہ کچھ دابہ اور جس نے اسے حفظ کر لیا وہ ہمارے اصحاب میں سب بڑا ماحظ ہے، ہمارے قدیم شیوخ کا طریقہ تھا کہ وہ کسی کو منصب قضا پر چاہیں بٹھاتے تھے جب تک کہ اس کا پورے طریقے سے امتحان نہ لے لیں لیکن اگر وہ ”الجامع الصغیر“ کا ماحظ ہے تو اسے نیز کسی امتحان کے منصب قضا پر بٹھادیتے تھے اور اگر وہ ماحظ نہیں ہے تو اسے اس کتاب کا حفظ کرنے کا حکم دیتے تھے۔ اسی لئے

لے مقدمہ لکھ کر ص ۳۲۔ تھے المناقب لابن التبرازی لکھنؤ ۱۵۰۶ء۔

تھے المناقب۔ ابن البرزازی لکھنؤ ۱۵۰۶ء۔

علماء کرام کے نزدیک اس کی بہت اہمیت ہے اور قابلِ قدر علما نے اس کی شرحیں لکھی ہیں۔

۶۔ الجامع الصغیر کا اسلوب

یہ کتاب پانچ لاکھ تیس مسائل پر مشتمل ہے اور اس کے چالیس ابواب ہیں اور یہ طرزِ تحریر کے مسائل میں امتنا زادگی ہوئی رہی ہے۔ یہ باب کی ابتدا محمد بن یعقوب بن ابی حنیفہؒ سے ہوتی ہے۔ اس میں فقہی علقیں بیان نہیں کی گئی ہیں اور کتاب وسنت نیز اجماع و قیاس کی بنیاد پر لاکھ نہیں دیئے گئے ہیں۔ ایک ستر مسائل میں ایک مسئلہ کا تذکرہ کیا گیا ہے پر جو مسئلہ کے کہیں قیاس اور استحسان کا ذکر نہیں ملتا۔ شیخ الحرمانی فرماتے ہیں کہ اس کتاب کے پندرہ مسائل بڑی تفصیل سے ذکر کئے گئے ہیں اور کتاب کے مسائل میں حصول میں تقسیم کئے گئے ہیں۔

پہلی قسم روایات پر مبنی ہے دوسری قسم کے مسائل کتابوں میں موجود ہیں، لیکن یہ ستر نہیں چلتا کہ یہ جواب ابو حنیفہؒ کا ہے یا کسی اور کا۔ لیکن یہ واضح ہے کہ ہر فصل کا جواب ابو حنیفہؒ کے قول پر مبنی ہے۔ تیسری قسم ہے کہ مسائل کا اعادہ ان فطنوں سے نہیں کیا گیا ہے جو عربی کتابوں میں موجود ہیں۔

اس کتاب کی روایت امام محمدؒ ہی ابن ابان اور محمد بن ساعدہ سے ہے کہ کتاب کی تمام معلومات کو امام محمدؒ بن حسن نے جمع کیا ہے لیکن ترتیب و ترمیم کا کام انھوں نے خود انجام نہیں دیا ہے کہ کتاب کے مقدمہ میں مذکور ہے کہ محمد بن حسن نے فقر کے موضوع پر ”الجامع الصغیر“ کے نام سے ایک کتاب تصنیف کی اور اس میں چالیس فقہی کتابوں کو جمع کیا لیکن کسی کتاب کی ترمیم کا فریضہ خود انجام نہیں دیا۔ جس طرح کہ انھوں نے بذاتِ نفس ”کتاب المسبوحات“ ترمیم کی تھی۔ ”الجامع الصغیر“ کی ترمیم اور ترتیب فقیر ابو الطاہر الماکسیؒ انجام دی۔ تاکہ لکھو اسے حفظ کرنے

<http://toobaa-elibrary.blogspot.com/>

<http://www.seerat.net/>

<http://www.bedarimillat.com/>

<http://www.bedarimillat.com/>

<http://knooz-e-dil.blogspot.com/>

toobaa-elibrary.blogspot.com

میں سہولت ہو۔ الحسن بن احمد الزعفرانی کی سیرت لجنہ اربعہ الافغانیہ فی
توابعہ الخنفیہ میں مذکور ہے کہ وہ قابل اعتبار امام تھے۔ انہوں نے محمد
بن حسن بن ابی الجوامع العنبرہ کو نہایت سیاق سے ترتیب دیا۔ بالخصوص ابویوسف
سے مذکورہ روایات ابواب کے تحت مذکور نہیں ہیں، انہیں ابواب کے مطابق
ترتیب دیا۔

طوبیٰ ریسرچ لائبریری

اسلامی اردو، انگلش کتب،

تاریخی، سفر نامے، لغات،

اردو ادب، آپ بیتی، نقد و تجزیہ

toobaa-elibrary.blogspot.com